اسلامیات کی چوتھی کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

ناظمہ رحمٰن

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

تعارف

اسلامیات کی کتابوں کا یہ سلسلہ میرے لیے ایک معجزے سے کم نہیں۔ ایک عرصے سے دل میں ایک ہوک سی تھی کہ اسلام جیسے پیارے اور عملی دین کے لیے میں کچھ ایسا کام کروں کہ ہماری نسلیں اس مذہب کی روح ، حُسن اور گہرائی کو سمجھ کر دل سے قبول کرتے ہوئے اسے اپنے اندر کچھ اس طرح اتار لیں کہ ان کی چال ڈھال ، گفتار ، اُٹھنے بیٹھے ، غرض ہر عمل میں اس مذہب کی تعلیمات کی جھلک نظر آئے اور اسلام ، جو خود دین عمل ہے ، اسے صرف زبانی کلامی حد سے باہر نکال کر عملی صورت میں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رواں دواں دکھا سکیں۔ بس اسی جذبے کے تحت میں نے اللہ کی مدد کے ساتھ کتابوں کے اس سلسلے پر کام کیا۔ میں کہاں تک کامیاب رہی ، یہ اساتذہ کی کوششیں اور کتاب کا استعمال ہی بتا سکے گا۔ بہرحال اچھی امیدیں وابستہ رکھنا ہر مسلمان کا کام ہے اور میں اسی سوچ کے ساتھ سرگرمِ عمل ہوں۔

مقصد

کتاب کے اس سلسلے کا مقصد اپنی نسلوں کے عمل اور سوچ میں اسلام کی روح شامل کرنا ہے۔ اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ اسی جذبے کے ساتھ کتاب کے ذریعے اور کتاب کو عملی کتاب کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ننھّے بچّوں کو تعلیم دیں تا کہ آج کا یہ بچّہ اپنی جڑوں میں اسلام کے رچاؤ کو لے کر آگے بڑھے اور اچھا انسان اور مسلمان بن جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لیے اساتذہ کو یہ سیکھنا ہوگا کہ کتاب کس طرح استعمال کی جائے کہ بچّے تک اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ توقع ہے کہ اسلامیات کا مضمون پڑھانے میں اساتذہ پورا پورا تعاون کرکے اسے دلچسپ اور پُر اثر بنا کر دکھائیں گے۔ دین سے محبّت اور اس میں دلچسپی ہی نئے دریچے کھولنے میں ہماری مددگار ثابت ہوگی۔

اساتذہ خود بھی کتاب کی گہرائی کا بغور مطالعہ کر کے اپنی فہم و فراست اور تجربے کی مدد سے مزید کارآمد اضافے کر سکتے ہیں۔

عنوانات

باب اوّل : القرآن الکریم

- ناظرہ قرآن ، حفظ قران ۱
- حفظ و ترجمہ ۲

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- ایمانِ مفصل ، ایمانِ مجمل ۳
- عقائد: تعارف ۳
- زکوٰۃ ۸
- اللہ تعالیٰ کے حقوق ۱۱
- بندوں کے حقوق ۱۴

باب سوم : سیرت طیبہ ﷺ

- اللہ کے محبوب نبی ﷺ ۱۸
- نزولِ وحی ۲۱
- اعلانِ نبوت ۲۲
- اسلام کا پھیلنا اور کفار کے مظالم ۲۳
- نبی کریم ﷺ کی ثابت قدمی ۲۵
- ہجرت حبشہ ۲۷
- شعب ابی طالب میں محصوری ۲۹
- طائف کا سفر ۳۱
- معراج النبی ﷺ ۳۳
- ہجرتِ مدینہ ۳۶

باب چہارم : اخلاق و آداب

- ایمان داری ۴۱
- والدین کے حقوق ۴۲
- وقت کی پابندی ۴۴
- وطن اور اہلِ وطن سے محبت ۴۷
- خدمتِ خلق ۵۱
- آدابِ مجلس ۵۳
- سادگی ۵۶

باب پنجم : ہدایت کے سر چشمے/ مشاہیر اسلام

- حضرت موسیٰ علیہ السلام ۵۹
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۶۲

باب اوّل : القرآن الکریم

ناظرہ قرآن

اس درجے سے ناظرہ قرآن کا باقاعدہ آغاز ہورہا ہے اور قرآن پاک کے تین ابتدائی سپارے شامل ہیں۔ صفحہ ۱ پر درج ہدایات کے مطابق پڑھائیے۔ ناظرہ قرآن کے لیے چند دن مختص کیجیے۔ باقاعدہ ٹیسٹ لے کر نمبر دیجیے اور اس کا ریکارڈ رکھیے۔ ناظرہ میں اچھّے نمبر لینا پاس ہونے کے لیے ضروری ہے۔

حفظ قرآن

سورۃ الکوثر

کتاب کے صفحہ ۲ پر دی گئی یہ ایک چھوٹی سورت ہے، اسے ایک ہی دن میں مکمل کروائیے اور ترجمہ سمجھانے کے بعد یاد کروائیے۔ آیات اور ترجمہ بار بار دہرائیے، پھر بچّوں سے سنیے۔ کتاب میں دی گئی ہدایات مدنظر رکھیے۔

سورۃ العصر

دوسرے کسی پیریڈ میں سورۃ العصر پڑھائیے۔ اسے دو حصّوں میں یاد کروائیے کیونکہ یہ سورت نسبتاً طویل ہے۔ ترجمہ بھی یاد کروا کر سنیے اور ٹیسٹ لے کر نمبر دیجیے۔
تلاوت کے وقت آداب اور حرمتِ قرآن پر خاص توجہ ضروری ہے۔

سورۃ الماعون

کتاب کے صفحہ ۳ پر دی گئی یہ ایک نسبتاً بڑی سورت ہے۔ اسے ایک دن میں پڑھانے کے بجائے حصّے کر کے کم از کم تین دن میں ترجمے کے ساتھ یاد کروائیے۔ سورت میں بڑی عمدہ عملی باتیں موجود ہیں لہٰذا ان کی تشریح و تفسیر ضرور بتائیے۔ لفظی ترجمہ کافی نہیں۔

سورۃ الکافرون

یہ بھی بڑی سورت ہے لہٰذا ٹکڑوں میں بانٹ کر عربی حصّہ یاد کروائیے اور ترجمہ مع تشریح و تفسیر بتانے کا عمل تین سے چار دن تک جاری رکھیے۔

حفظ و ترجمہ

اس حصّے میں چھوٹی چھوٹی دعائیں ہیں، ایک ہی دن میں عربی اور ترجمہ یاد کروائیے۔

سورۃ الاخلاص بھی چھوٹی اور آسان سورت ہے، یہ بھی اسی دن یاد کروائیے۔ اس کے خواص اور دین میں اس سورت کی اہمیت بتائیے۔ یہ بڑا اہم ہے کہ بچّے صدقِ دل سے جان لیں کہ اللہ ایک ہے، اس کا باپ ہے نہ بیٹا۔ اس عقیدے پر دین کی بنیاد ہے۔

کتاب کے صفحہ ۵ پر دیا گیا پانچواں کلمہ قدرے طویل اور مشکل ہے اسے کم از کم تین حصّوں میں بانٹ کر اور زیادہ وقت دے کر یاد کروائیے۔ ترجمہ بھی بڑا ہے اس لیے زیادہ وقت درکار ہوگا۔

التحیات

مشکل اور طویل ہے، اسے ترجمے کے ساتھ حصّوں میں یاد کروائیے۔ کم از کم تین چار دن دیجیے۔

نوٹ: تمام یاد کردہ سورتوں کا ٹیسٹ لے کر نمبر دیجیے۔

باب دوم : ایمانیات و عبادات

ایمانِ مفصل اور ایمانِ مجمل

کتاب کے صفحہ ۶ پر دیے گئے ایمانِ مفصل اور ایمانِ مجمل کی عربی یاد کرنا اور ترجمہ سمجھ کر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اسے کم از کم تین دن دیجیے اور "ہدایات برائے اساتذہ" کے مطابق عمل کیجیے جو کتاب کے صفحہ ۶ پر دی گئی ہیں۔

عقائد : تعارف

سمجھائیے کہ ایمان اور یقین اسلام کی روح اور طاقت ہے۔ ایمان اور یقین صرف زبان ہی سے کافی نہیں بلکہ عمل سے اس کا اظہار بھی ضروری ہے۔ وہ اس طرح ممکن ہے :

- یقین اور بھروسا (اللہ پر، رسول پر اور اسلام کے تمام ارکان پر)
- دل و دماغ سے تسلیم اور عمل کرنا
- زندگی ایمان کے مطابق ڈھالنا

فلو چارٹ کی مدد سے تمام عقائد یا ارکانِ ایمان زبانی یاد کروا دیجیے۔

فلو چارٹ

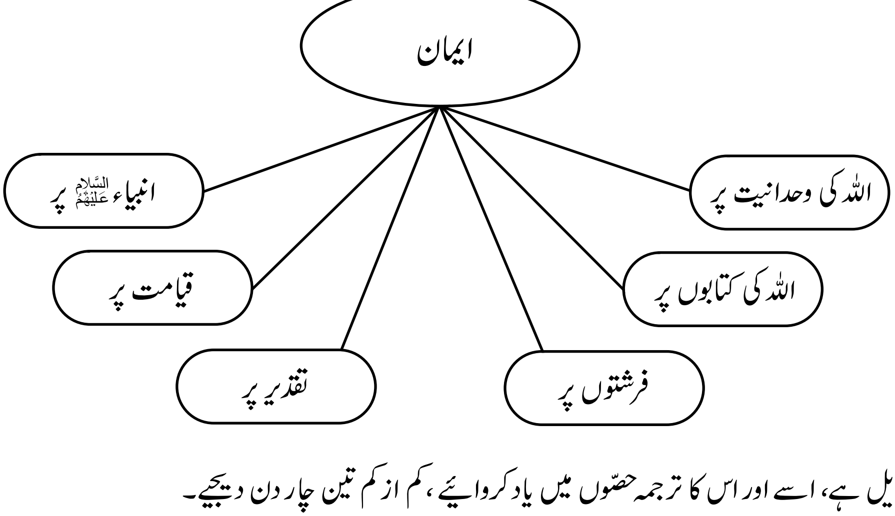

یہ طویل ہے، اسے اور اس کا ترجمہ حصّوں میں یاد کروائیے، کم از کم تین چار دن دیجیے۔

نوٹ: یہ تمام نکات زبانی یاد ہونے ضروری ہیں۔ انھیں ارکانِ ایمان کے نام سے یاد کروائیے۔ بچّوں کو یہ بات ذہن نشین کروائیے کہ ان ارکان پر یقین بے حد ضروری ہے۔

اللہ کی وحدانیت (کیا ہے)

بچّوں سے ایک سوال پوچھیے۔ اگر کسی کو مسلمان ہونا ہو تو کیا پڑھتے ہیں؟ یہ پہلا کلمہ ہے جس میں یہ اقرار ہے کہ اللہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

تشریح

تمام کائنات کے ایک ایک ذرّے سے باخبر اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا نظام چلا رہا ہے، اس کی ذات میں کوئی عیب اور بُرائی نہیں ہے، وہ ہر خوبی کا مالک ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ جو کچھ حضرت محمد ﷺ کہیں، وہ ماننا ضروری ہے کیوں کہ جو کچھ نبی کریم نے فرمایا وہ اللہ کا حکم ہے۔

اللہ کی وحدانیت

اللہ تعالیٰ سے متعلق چار نکات فلوچارٹ کی صورت میں لکھوائیے۔

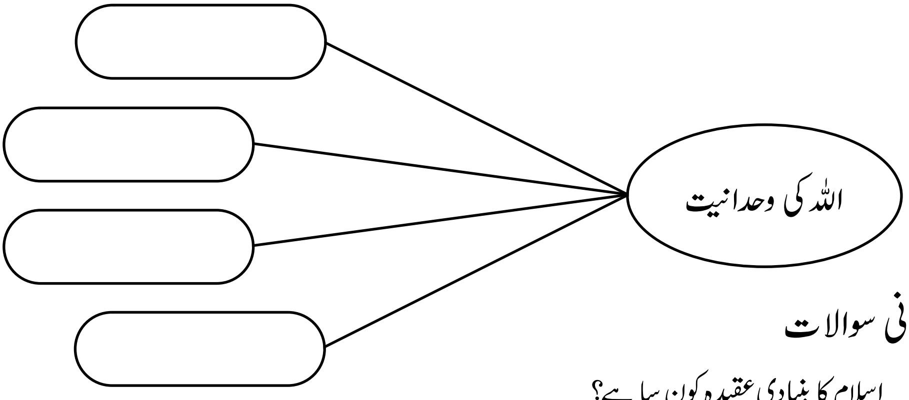

زبانی سوالات

۱۔ اسلام کا بنیادی عقیدہ کون سا ہے؟
۲۔ کائنات کا نظام کون چلا رہا ہے؟
۳۔ اللہ تعالیٰ کے بعد کس کی اطاعت ضروری ہے؟
۴۔ اللہ کی مخلوق میں کون سب سے بڑے مقام پر فائز ہے؟

فرشتوں پر ایمان

درج ذیل اہم باتیں یاد کروائیے:

- فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے ''نور'' سے پیدا کیا ہے۔
- فرشتے کھاتے پیتے نہیں ہیں۔
- فرشتوں کو نیند نہیں آتی۔
- فرشتے کوئی گناہ نہیں کرتے۔
- فرشتے لاتعداد ہیں۔ ان کی تعداد صرف اللہ کو معلوم ہے۔
- صرف چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے کام ہمیں معلوم ہیں۔

چار فرشتے

- حضرت جبرائیل علیہ السلام: تمام نبیوں تک وحی لاتے تھے۔
- حضرت میکائیل علیہ السلام: تمام مخلوق کو رزق پہنچاتے، بارش برساتے اور ہوا چلاتے ہیں۔
- حضرت عزرائیل علیہ السلام: ہر جان دار کی روح قبض کرتے ہیں۔
- حضرت اسرافیل علیہ السلام: قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

نوٹ: ان چاروں فرشتوں کے نام اور کام زبانی یاد کروائیے۔

اللہ کی کتابوں پر ایمان

بچّوں کو بتایئے کہ اللہ نے ہمیں علم و ہدایت دینے کے لیے نبی بھیجے اور اس علم کے لیے اپنے احکامات پر مشتمل کتابیں بھی نازل کیں۔ نبیوں پر یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی بھیجی ہوئی کتابوں پر بھی یقین ضروری ہے۔

ان چار آسمانی کتابوں کے نام زبانی یاد کروائیے:

۱۔ توریت

۲۔ زبور

۳۔ انجیل

۴۔ آخری اور مکمل کتاب، قرآنِ مجید

انبیا پر ایمان

جو انبیاء علیہم السلام انسان کو علم سکھانے آئے ان میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

- روایت ہے کہ انسانوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام بھیجے۔
- چار رسولوں پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں۔
- قرآن پاک آخری آسمانی کتاب ہے جس پر دین مکمل ہوا۔
- قرآن مجید میں ۲۵ انبیا علیہم السلام کا ذکر ہے۔

نوٹ: یہ تمام معلومات زبانی یاد کروا کر پھر سوال و جواب کیجیے۔

۱۔ پہلے نبی کا نام بتائیے؟
۲۔ آخری نبی کا نام بتائیے؟
۳۔ اللہ نے کتنے نبی بھیجے گئے؟
۴۔ کتنے نبیوں پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں؟
۵۔ آخری آسمانی کتاب کون سی ہے جس پر دین مکمل ہوا؟
۶۔ قرآن مجید میں کتنے نبیوں کا تذکرہ ہے؟

قیامت پر ایمان

بچّوں کو سمجھائیے کہ قیامت کا ایک دن مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں معلوم کہ قیامت کب آئے گی۔ اس دن حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس کے بعد یہ زمین اور آسمان فنا ہو جائیں گے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات میں قیامت کا ذکر موجود ہے۔ سمجھانے کے لیے قرآنی آیات کا حوالہ دیجیے اور ترجمہ بھی سنائیے۔

تقدیر پر ایمان

بچّوں کو ''تقدیر'' کا مطلب بتائیے۔ اللہ جب انسان کو دنیا میں بھیجتا ہے تو یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ اس کا رزق کتنا ہے، عمر کتنی ہے، زندگی کیسے گزرے گی، وغیرہ وغیرہ۔ اسی کو ''تقدیر'' کہتے ہیں۔
''تقدیر'' صرف دعا سے بدل سکتی ہے۔ اسی لیے دعا مانگنے کا حکم ہے۔

مرنے کے بعد زندہ کیے جانے پر ایمان

اللہ ہمیں دنیا میں بھیجتا ہے۔ یہ ہماری زندگی ہے، ہم ایک خاص مدت تک زندہ رہتے ہیں اور پھر اللہ کے حکم سے مر جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ اس بات کا یقین ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ یہ زندگی ہماری موت کے بعد کی زندگی ہے۔ جس دن ہمیں زندہ کیا جائے گا وہ حشر کا دن ہوگا۔ اس دن ہر بات کا حساب لیا جائے گا کہ زندگی کہاں گزاری، کتنا رزق کمایا، کہاں خرچ کیا، ماں باپ سے کیا سلوک کیا، کس پر ظلم کیا، وغیرہ۔

جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنّت میں اور جس کی بُرائیاں زیادہ ہوں گی وہ اللہ کے حکم کے مطابق دوزخ میں جائے گا۔

بچّوں کو اس بات کا پوری طرح علم دیجیے۔ ان کی یہ عمر عقائد راسخ کرنے کی بہترین عمر ہے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۹ پر دیے گئے تمام سوالات کے جوابات زبانی لے لیجیے۔ کوئی مشکل لفظ ہو تو بورڈ پر لکھیے۔ لکھائی کا کام بچّے خود اپنی محنت سے کریں۔

۱۔ سوال نمبر ۱ کے جز (iv) کے لیے بچّوں کو ارکانِ ایمان اور ارکانِ اسلام کا فرق بتائیے۔ ارکانِ ایمان تو سبق میں دے دیے گئے ہیں، اب ارکانِ اسلام بتائیے۔ اسی سوال کے جُز (v) میں ایمانِ مفصّل کا ترجمہ کتاب سے دیکھ کر لکھنا ہے۔ اساتذہ رہنمائی کر کے کام آسان بنائیں۔

۲۔ چار مشہور فرشتوں کے نام اور کام کتاب سے نقل کروائیے، مگر زبانی یاد بھی ہونے چاہئیں۔

۳۔ صفحہ ۱۰ پر جملوں کو اپنے درست حصّوں سے ملانے کی مشق ہے۔ اسے پہلے زبانی کروا کر دوسرے کالم کے درست جوابوں پر جملہ نمبر لکھوا دیجیے۔ بچّے آسانی سے دیا گیا کام مکمل کر لیں گے۔

۴۔ بچّے ''ایمان'' کے ارکان کا فلو چارٹ کتاب کی مدد سے مکمل کریں۔

زکوٰۃ

نوٹ: زکوٰۃ کا نظریہ بچّوں کو سمجھانا تھوڑا سا مشکل ہے ، اس لیے اسے آسان مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بچّوں کو بتایئے کہ اگر وہ اسلام کو ایک عمارت سمجھیں تو ارکانِ دین وہ ستون ہیں جس پر عمارت کا بوجھ ہوتا ہے ، ستون ہٹا لیے جائیں تو عمارت گر جائے گی ، اسی طرح اسلام کے ارکان اس کی طاقت اور روح ہیں ، اگر ان ارکان کو اہمیت نہ دی جائے تو اسلام باقی نہیں رہ سکتا۔

زبانی یاد کروایئے

- اللہ کو ایک ماننا
- حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننا
- نماز پڑھنا
- روزہ رکھنا
- زکوٰۃ دینا (مالدار لوگوں پر فرض)
- حج (اُن لوگوں پر فرض جو سفر کا خرچ اُٹھا سکیں)

زکوٰۃ کیا ہے؟

تشریح کیجیے کہ اس دنیا میں اللہ نے ہمیں بہت سی نعمتوں کے ساتھ بھیجا ہے ، پھل ، سبزی ، درخت ، ہوا ، بارش ، پھول ، رشتے اور ان کے علاوہ ہمیں مال و دولت سے بھی نوازا ہے۔ اسلام مالدار افراد کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے تھوڑا حصّہ غریبوں اور مستحق لوگوں کی مدد کرنے پر خرچ کیا کریں۔

زکوٰۃ کا مطلب ہے پاک کرنا

جس طرح کلمہ پڑھ کر ہم اپنا جسم اور لباس پاک کرتے ہیں اسی طرح زکوٰۃ دے کر ہم اپنا مال پاک کرتے ہیں۔ جب ہم اپنے مال سے اپنی ضرورتیں پوری کرلیں اور اس کے بعد بھی ہمارے پاس روپیہ پیسہ ہو تو ہمیں حکم ہے کہ ہم غریبوں کی مدد کریں اور اپنی دولت کا کچھ حصّہ غریبوں کی مدد پر خرچ کریں ، اسکول بنوائیں ، ہسپتال بنوائیں اور غریبوں کا علاج کروائیں۔

جب ہم اپنا مال اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتے ہیں تو اللہ راضی ہوتا ہے اور ہمارے مال میں مزید اضافہ کردیتا ہے۔

یہ پیراگراف بچّوں کو بلند آواز سے پڑھ کر سنائیے ، اور پھر کتاب کے صفحہ ۱۱ پر درج سورۃ الحدید کی آیت اور صفحہ ۱۲ پر درج سورۃ المزمل کی آیت کا ترجمہ یاد کروائیے۔

''اللہ کو قرض دینا'' اس جملے کی وضاحت کیجیے۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا اتنی بڑی نیکی ہے کہ اسے اللہ کو قرض دینا کہا گیا ہے اور اللہ نے وعدہ ہے کہ جو اللہ کو قرض دے گا ، اللہ اس کا مال بڑھا کر واپس کرے گا اور اس کے مال میں برکت بھی ہوگی۔

زکوٰۃ کون ادا کرے؟

اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کے اصول بتائے ہیں۔ نماز ہر حال میں ہر مسلمان کو پڑھنا لازم ہے۔ روزہ بھی ہر ایک پر فرض ہے۔ بیماروں اور سفر کرنے والوں کے لیے نرمی ہے کہ وہ بعد میں روزہ رکھ لیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کے لیے بھی کچھ قاعدے اور اصول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص رقم اور مقدار میں مال و دولت والوں پر زکوٰۃ لازم کی ہے اور اسے ''نصابِ زکوٰۃ'' کا نام دیا گیا ہے۔ جس شخص کا شمار اس میں ہوتا ہے اسے ''صاحبِ نصاب'' کہتے ہیں۔

نوٹ: نصابِ زکوٰۃ اور صاحبِ نصاب کے معنی بہت تشریح کے ساتھ یاد کروائیے۔ اگر کسی نے قرض لے رکھا ہے تو وہ اپنے مال و دولت میں سے اتنا پیسہ منہا کر دے اور پھر دیکھے کہ وہ نصابِ زکوٰۃ میں اب بھی ہے یا نہیں اور پھر اس کے مطابق عمل کرے۔ اگر قرض کے بعد مال کم ہو تو ایسے آدمی کو چھوٹ ہے۔ اللہ ہر قدم پر مہربان اور رعایت دینے والا ہے۔ نصاب کے مقدار کی وہ رقم جو پورے سال آپ کے اخراجات کے بعد بچی رہی ہو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس تمام رقم میں سے ۱۰۰ روپے پر ڈھائی روپے نکالے جائیں۔ اگر رقم زیادہ نہ ہو اور چاندی سونے کے زیورات ہوں تو ان کی قیمت کا اندازہ کرکے ان پر زکوٰۃ دی جائے۔

نکات میں یاد کروائیے

- زکوٰۃ اس رقم پر دی جاتی ہے جو اخراجات کے بعد پورے سال باقی بچ رہی ہو۔
- اگر قرض ہے تو قرض کی رقم حساب سے نکال کر جو کچھ بچتا ہے وہ نصابِ زکوٰۃ میں آتا ہے۔

- اگر قرض زیادہ ہے اور بچی ہوئی رقم کم تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔
- رقم نہ ہو لیکن سونے چاندی کے زیورات اس مقدار میں ہوں کہ اُن کی قیمت اس رقم تک پہنچتی ہو تو اُن پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

زکوٰۃ کا مستحق کون ہے؟

زکوٰۃ کے حساب کے بعد اب ایک اور اہم بات ہے اسے تقسیم کرنا۔ تشریح کیجیے کہ زکوٰۃ کن لوگوں کا حق ہے؟ کتاب میں دیے گئے سات نکات یاد کروائیے۔

تشریح طلب الفاظ کو تفصیل سے بتائیے۔ مثلاً: سادات اور مجاہد

سادات: ذات کے سیّد

مجاہد: جہاد کرنے والے

زکوٰۃ کب ادا کریں؟

- زکوٰۃ ادا کرنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔
- زکوٰۃ تھوڑی تھوڑی کر کے بھی سال بھر دی جا سکتی ہے۔
- لوگ زیادہ تر رمضان میں دیتے ہیں کیوں کہ رمضان میں ہر اچھّے عمل کا اجر دُگنا ہوتا ہے۔

زبانی سوالات

کتاب کا صفحہ ۱۳ پورا پڑھائیے اور پھر چند زبانی سوالات پوچھ لیجیے۔

- زکوٰۃ کے لفظی معنی کیا ہیں؟
- زکوٰۃ کیوں دیتے ہیں؟
- صاحبِ نصاب سے کیا مطلب ہے؟
- زکوٰۃ سے کس کس کو چھوٹ ہے؟

نوٹ: زکوٰۃ اور فطرہ ادا نہ کرنے والوں کا انجام دردناک ہے، اس کے لیے سورۃ التوبہ کی آیت ۳۵ کا دیا گیا ترجمہ یاد کروائیے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۱۴ اور ۱۵ پر مشقی سوالات دیے گئے ہیں۔

۱۔ صفحہ ۱۴ پر دیے گئے پانچ ذیلی سوالات پہلے ایک ایک کرکے زبانی حل کروائیے اور اُس میں آنے والے مشکل الفاظ بورڈ پر لکھتے جائیے۔

۲۔ خالی جگہوں میں پُر کیے جانے والے الفاظ زبانی حل کرواکر جملوں کے نمبر کے ساتھ بورڈ پر لکھیے۔

۳۔ اسلام کی فرضی عبادات پر صحیح کا نشان لگائیے۔ یہ سوال پہلے زبانی حل کروا لیجیے، پھر بچّوں کو پُر کرنے دیجیے۔

۴۔ ذرا حساب لگائیے۔ یہ ریاضی کا ایک چھوٹا سا سوال ہے جس میں زکوٰۃ کا حساب لگایا جائے گا۔
بچّوں سے مشق کروائیے۔ یہ ایک دلچسپ سرگرمی ہے۔

۵۔ اب بچّے چونکہ بڑی جماعت میں پہنچ چکے ہیں اس لیے اب ان سے پیراگراف کی شکل میں لکھائی بھی کروانی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ ''زکوٰۃ'' کے بارے چند سطریں لکھ سکیں گے۔ جہاں الفاظ میں مدد کرنے کی ضرورت ہو، اساتذہ مدد کریں۔

کتاب میں صفحہ ۱۵ پر دی گئی ''ہدایات برائے اساتذہ'' پر بھی غور کیجیے اور اگر کوئی چیز کروانے سے رہتی ہو تو ہدایات کی روشنی میں بچّوں کی مدد کیجیے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق

بچّوں کو مثالیں دے کر سمجھایئے کہ لفظ ''حق'' کی جمع ''حقوق'' ہے۔ اس لفظ کا کیا مطلب ہے؟ مثلاً :

۱۔ ماں باپ کی خدمت بچّوں پر ''فرض'' اور ماں باپ کا ''حق'' ہے۔

۲۔ غریبوں کا ہماری کمائی پر حق ہے۔

۳۔ پڑوسی کا ہم پر حق ہے۔

کتاب کے صفحہ ۱۶ پر دیا گیا سبق کا متن بلند آواز سے پڑھیے اور بچّوں کو ہوشیار کر دیجیے کہ پڑھے گئے سبق سے متعلق سوال پوچھے جائیں گے تاکہ وہ غور سے سنیں۔

''اشرف المخلوقات'' کے معنی سمجھائیں۔

''اشرف'' کے معنی، برتر، بڑا، زیادہ اچھا۔ ''مخلوقات'' سے مُراد اللہ کی بنائی ہوئی ہر مخلوق۔

''اشرف المخلوقات'' کا مطلب ہے ہر مخلوق میں سب سے بہتر۔

انسان کو ''اشرف المخلوقات'' کا درجہ اس لیے دیا گیا کہ اسے عقل، سوچ اور علم حاصل کرنے کی غیر معمولی طاقت عطا کی گئی ہے۔ اسے رشتے بھی عطا کیے گئے ہیں۔

عام رشتوں میں بھی جو ہمیں پالتا، کھلاتا، دیکھ بھال کرتا ہے اس کا ہم پر حق ہوتا ہے۔ استاد کا شاگرد پر حق ہے۔ اساتذہ کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنا اور اُن کا حکم ماننا استاد کا حق ادا کرنا ہے۔ ماں باپ کی خدمت و اطاعت اُن کا حق ادا کرنا ہے۔ جب ان رشتوں میں حقوق کا ادا کرنا لازم ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا، جس نے ہمارے لیے زمین و آسمان کی ہر نعمت بنائی، ہم پر کتنا حق ہے اور ہمیں کس کس طرح اس کا حق ادا کرنا چاہیے۔ اللہ کے ''حقوق'' دو قسم کے ہیں:

- اس کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں پر شکر ادا کرنا
- اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو دل و جان سے ماننا، کبھی نافرمانی نہ کرنا

ان کے مطابق اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: دیگر چیزوں کے علاوہ ہمارے جسم کے اعضا، آنکھ، ناک، کان، زبان کا بھی ہم پر حق ہے۔

شکر

تمام نعمتوں کے ساتھ اللہ کا اس بات پر بھی شکر ادا کرنا ضروری ہے کہ اس نے ہمیں خوبصورت اعضا اور جسم دیا اور پھر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی۔ ہماری آنکھیں، ناک، کان، زبان، دماغ اور دل وغیرہ ہماری بہتر زندگی کے لیے بے حد ضروری ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی گنتی نہیں ہوسکتی۔ اللہ نے ہمارے لیے یہ کائنات تخلیق کی اور پھر ہمیں پیدا کیا۔ ہم اللہ کے احسانات کا بدلہ نہیں اُتار سکتے، لیکن اس کا حق ادا کرنے کی کوشش ضرور کر سکتے ہیں۔

نوٹ: ہر ہر طرح بچّوں کو اللہ کی قدرت، طاقت اور ان نعمتوں کا جو اس نے ہمیں دی ہیں، احساس دلائیے اور دلوں میں یہ بات بٹھا دیجیے کہ اس کی دی ہوئی ہر شے نعمت ہے، وہی خالق و مالک ہے۔

یاد کروائیے

سورۃ الذاریات کی آیات ۵۶ تا ۵۸ سمجھائیے اور زبانی یاد کروائیے۔

اس آیت کے ترجمے کی تشریح کیجیے، اللہ خود کہہ رہا ہے کہ میں تم سے کھانے کو نہیں مانگتا، بلکہ میں ہی تو تمھیں رزق دیتا ہوں، صرف یہ کہتا ہوں کہ میری عبادت کرو، شکر گزار بنو اور میرا حکم مانو۔

زبانی سوالات

۱۔ اللہ نے کس مخلوق کو اشرف المخلوقات بنایا ہے؟
۲۔ انسان کا درجہ دوسری مخلوقات میں کیوں بڑا ہے؟
۳۔ مالک الملک کا کیا مطلب ہے؟
۴۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بدلہ اتار سکتے ہیں؟
۵۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کس طرح کی جا سکتی ہے؟

کتاب کے صفحہ ۱۶ پر دی گئی قرآنی آیت زبانی یاد کروا کر سنیے۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کے حقوق

کتاب میں دیے گئے سات نکات سمجھائیے اور زبانی یاد کروائیے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا حق کیسے ادا کریں؟

یہ بات سبق کے شروع میں بھی سمجھا دی گئی ہے، اب صرف کتاب میں دیے گئے تین نکات یاد کروائیے۔

ہم نے کیا سیکھا

انتہائی اہم نکات کا حامل، سبق کا یہ حصّہ زبانی یاد کروائیے۔ ان نکات میں سے چھٹا نکتہ تشریح طلب ہے، اللہ کا ہم پر یہ حق ہے کہ پریشانی اور تکلیف میں ہم اسی کو پکاریں اور اسی سے مدد مانگیں، کسی اور کی طرف نہ بڑھیں۔ اللہ ہی خالق و مالک اور تقدیر بنانے والا ہے۔ انسان اسی سے مانگے اور اسی کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ یہ رویہ بچّوں میں اللہ تعالیٰ پر ایمان میں راسخ کرے گا اور وہ بدعتوں سے دور رہیں گے۔ اللہ ہی غم و خوشی دیتا ہے۔ مصیبت کے وقت اللہ کے آگے ہی گڑگڑایا جائے اور اسی سے مدد مانگی جائے، وہی خالق و مالک ہے۔

۱۔ کتاب کے صفحہ ۱۸ پر دی گئی مشق میں شامل سوالات کے جوابات بچّوں کو معلوم ہیں۔ ایک ایک کر کے تمام سوالات کے جوابات زبانی بتا کر لکھوائیے اور جہاں مشکل الفاظ آئیں انھیں بورڈ پر لکھیے۔

۲۔ مشق میں دیے گئے درست اور غلط جملوں کی نشان دہی کرنی ہے۔ یہ سوال زبانی حل کروا کر بچّوں کو مشق خود کرنے دیجیے۔

۳۔ تیسرا سوال بھی اسی طرح زبانی کروائیے۔

۴۔ اللہ کے حقوق ادا کرنے سے معاشرے میں اچّھائی کس طرح پھیلتی ہے اور زکوٰۃ ، نماز ، روزہ ، حج سے کیا فائدہ ہوتا ہے ، بچّوں کو خود بتانے اور لکھنے کا موقع دیجیے۔

بندوں کے حقوق

نوٹ: بچّوں کو سمجھائیے کہ اللہ نے پوری کائنات اپنی مخلوقات ، انسان و حیوان ، چرند پرند ، سے بھر دی۔ اللہ نے طور طریقے بھی بنا کر بھیج دیے کہ دنیا میں سلیقہ، طریقہ ، اصول ، ادب آداب ہوں اور دنیا ایک نظام کے تحت چلے ، اس کے لیے فرائض اور حقوق مقرر کردیے ، تاکہ لوگ اس نظام کے تحت چلیں۔ اللہ نے چاند ، ستاروں اور سورج کا بھی راستہ اور نظام مقرر کیا۔ اسی طرح اللہ نے اپنے حقوق کے ساتھ دنیا کی دیگر مخلوقات کے حقوق بھی بتائے۔ جانوروں کے بھی حقوق ہیں۔ ان ہی باتوں کی وجہ سے دین اسلام مکمل دین ہے۔ اللہ نے کوئی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی نظر انداز نہیں کی۔

اللہ نے یہ دینِ کامل اس وقت بھیجا جب عرب میں انسان ایک بدتر زندگی گزار رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے بندوں پر حقوق بھی بتائے ہیں جو زبردست تعلیم ہے، حتیٰ کہ جنگ کے دوران بھی کس کا کیا حق ہے ، اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔

بندوں کے بندوں پر حقوق ہر رشتے کے مطابق بتائیے۔ رشتہ داروں کے حقوق ، بیماروں اور ضعیفوں کے حقوق ، بچّوں اور خواتین کے حقوق ، پڑوسیوں کے حقوق ، آقا و غلام کے حقوق ، غرض کہ سب ہی باتیں کھول کھول کر سمجھائی گئی ہیں۔

بندوں کے بندوں پر حقوق میں سب سے زیادہ ماں باپ کے حقوق کی تاکید ہے اور اس میں بھی ''ماں'' کا حق سب سے زیادہ ہے۔ اولاد پر ماں باپ کی فرماں برداری لازم ہے۔

نوٹ: اُوپر دیا گیا مواد بہت تشریح کے ساتھ پڑھائیے۔ یہ نکات انسان کی معاشرتی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

رشتہ داروں کے حقوق

انسان بغیر رشتوں کے زندہ نہیں رہ سکتا ، یہ رشتے ضروری ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے حقوق بتا دیے ہیں۔ چھوٹوں کے ساتھ محبّت ، بڑوں کی عزت ، بیماروں کی خدمت ، غریب کی مدد اور سب کے ساتھ مل جل کر رہنا صلہ رحمی ہے۔ جو انسان اس سے دور ہو کر ''قطع رحمی'' کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی زَد میں آ تا ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

یہ نکتہ ذہن نشین کروائیے کہ ہمارا پڑوسی ہمارا ۲۴ گھنٹوں کا ساتھی ہوتا ہے۔ رشتہ دار دور رہتے ہیں لیکن پڑوسی دن رات موجود ہے۔ اسی لیے ان کے ساتھ اچھّے تعلقات کی اسلام میں بہت اہمیت ہے۔عزت ، محبّت ، خیال ،فکر ، مدد کا جذبہ، دکھ درد میں کام آنا ، یہ سب پڑوسیوں کے حقوق ہیں۔

حدیث رسول پاک ﷺ ہے۔کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

سوالات

اب تک جتنے حقوق بیان ہو گئے ہیں ان کے بارے میں ایسے سوالات پوچھے جا سکتے ہیں:

۱۔ رشتہ داروں کا ہم پر کیا حق ہے؟

۲۔ حقوق کا خیال رکھنا کیا کہلاتا ہے؟

۳۔ قطع رحمی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نظر میں کیسا ہے؟

۴۔ انسانی رشتوں میں سب سے زیادہ حق کس رشتے کا ہے؟

۵۔ ماں اور باپ میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟

۶۔ آپ اپنے والدین کا حق کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

۷۔ کیا یہ بات درست ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنّت ہے؟ اس کا کیا مطلب ہے؟

۸۔ رشتہ داروں میں جو بیمار اور ضعیف ہیں، ان کا آپ پر کیا حق ہے؟

۹۔ کیا یہ درست ہے کہ بعض باتوں میں پڑوسی رشتہ دار سے بھی زیادہ قریب ہے یا اس کا زیادہ حق ہے؟

۱۰۔ پڑوسی کا حق بہت زیادہ کیوں ہے؟

ملازمین کے حقوق

بعض لوگ دفتر اور خاص طور پر گھر میں کام کرنے والے نوکر سے بدتمیزی اور زیادتی کرتے ہیں۔ یہ ملازم جو آپ کی خدمت کرتا ہے، آپ کا حکم مانتا ہے، اس کے کھانے پینے، آرام اور علاج، سب کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ وہ ہماری خدمت کرتا ہے، ہم اس کا خیال رکھیں۔ زیادتی کی صورت میں اللہ کے پاس ہماری پکڑ ہوگی۔ بعض بچّے بھی نوکروں کو حقیر اور بے عزت سمجھتے ہیں، خاص طور پر اُن کا رویہ درست فرمائیے۔

بچّوں پر یہ بات واضح کریں کہ غریب ملازمین سے بُرا مذاق یا ایسی بات کرنا جس سے انھیں احساسِ کمتری ہو یا انھیں مارنا منع ہے۔ بچّوں کے ذہن میں عام طور پر یہی بات ہوتی ہے اور وہ انھیں کمتر سمجھ کر ان سے بُرا سلوک کرتے ہیں۔ اسلام اس فرق کو مٹانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام میں سارے انسان برابر ہیں۔

غریبوں، بیماروں اور یتیموں کے حقوق

غریب، بیمار، لاچار وہ مجبور لوگ ہیں جو ہماری توجہ اور مدد کے طلب گار ہیں۔ بیمار کی مزاج پرسی کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنا اور مدد کرنا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کی ہر طرف نظر ہونی چاہیے کہ کب، کہاں اور کس طرح وہ اپنے اطراف میں موجود ضرورت مند کی مدد کرسکتا ہے۔ ایسا کرنے سے خیر اور نیکی بڑھتی ہے۔ کتاب میں دیا گیا یہ پیراگراف بلند آواز سے پڑھیے۔

مہمان کا حق

مہمان کو اسلام میں اللہ کی رحمت کہا جاتا ہے۔ جس کے گھر مہمان آئیں وہ خوش قسمت ہے۔ عزت افزائی، خاطرداری اور آرام مہمان کا میزبان پر حق ہے۔ جس کے گھر مہمان آئیں، اسے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اللہ ایسے انسان کو پسند کرتا ہے۔

خواتین کے حقوق

کتاب میں درج پیراگراف پڑھیے۔ لفظ ''فعال'' کے معنی سمجھائیے ''کارآمد''۔ کوئی بھی معاشرہ چلانے میں خواتین کا کردار بہت اہم ہے۔ وہ بچّوں کی تربیت کرتی ہیں، گھر کا ماحول اچّھا بناتی ہیں، وہ پڑھ لکھ کر، کام سیکھ کر پیسہ بھی کما سکتی ہیں۔ ان کی عزت اور ضروریات کا خیال رکھنا مردوں پر ان کا حق ہے۔ بچّوں کو ضرور بتائیے کہ بعض لوگ عورتوں کو اپنے سے کم تر اور کم عقل سمجھتے ہیں، یہ غلط بات ہے۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۲۲ پر دیے گئے سوالات کے جوابات ایک ایک کرکے زبانی سمجھائیے۔ بچّے اس میں پوری طرح شرکت کریں اور پھر اپنی رہنمائی میں ہر سوال کا جواب لکھوائیے۔

۲۔ یہ بہت ہی دلچسپ سرگرمی ہے، بچّے جن جن رشتہ داروں سے ملتے ہیں ان کے نام ایک ایک خانے میں لکھوائیے۔

۳۔ کتاب کے صفحہ ۲۳ پر سوال نمبر ۳ زبانی کروائیے اور گفتگو کیجیے، مثلاً ہر بچّہ بتائے کہ اس کے گھر میں رشتہ داروں کے لیے کیا انداز اپنایا جاتا ہے، کس طرح ان سے میل جول رکھا جاتا ہے۔ اس مشق کا ہر سوال بچّے کے لیے دلچسپ اور اس کی زندگی سے جڑا ہوا ہے، اس لیے یقین ہے کہ بھرپور گفتگو ہو گی۔
پانچوں ذیلی سوالات زبانی گفتگو کے لیے ہی ہیں۔ بچّوں کو کھل کر اور بلا جھجک بولنے کا موقع دیجیے۔

اساتذہ، سبق میں شامل کیے گئے حقوق کے علاوہ بھی بات کریں جس طرح کتاب کے صفحہ ۲۳ کی ''ہدایات برائے اساتذہ'' میں بیان کیا گیا ہے۔ جانوروں، پودوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے حقوق بھی بتائیے۔

مقصدِ خاص

اس سبق کا مقصد بچّوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ اسلام ہر چھوٹی بڑی شے کی فکر کرتا ہے۔ کوئی کسی سے نہ لڑے نہ زیادتی کرے، سب پیار محبّت سے مل جل کر رہیں اور ایک اچّھا ماحول قائم ہو۔ اتنا مکمل دین اسلام کے سوا کوئی اور نہیں۔

باب سوم : سیرت طیبہ ﷺ

اللہ کے محبوب نبی ﷺ

نوٹ: یہ عنوان بہت محتاط طریقے سے پڑھائیے۔ کتاب کے صفحہ ۲۴ اور ۲۵ پر دی گئی معلومات کا مقصد یہ ہے کہ بچّوں میں نبی ﷺ کی محبّت پیدا ہو، آپ ﷺ کی عاداتِ مبارکہ، سیرت و کردار اور شخصیت سے انھیں اچّھی طرح واقفیت ہو جائے۔ دنیا کے عظیم ترین انسان، آخری پیغمبر اور اللہ کے محبوب نبی ﷺ کی شانِ اقدس میں جو کچھ کہا جائے، وہ کم ہے۔ سبق کے ابتدائی ۳ پیراگراف بلند آواز سے پڑھیے۔ بچّوں سے کہہ دیجیے کہ سوالات کیے جائیں گے تاکہ وہ توجہ سے سبق سنیں۔

پہلے بچّوں سے سوال کیجیے کہ سبق کا عنوان سن کر اُن کے ذہن میں کیا بات آتی ہے۔ بچّوں کی بتائی ہوئی باتوں کے اہم نکات بورڈ پر لکھیے۔

نوٹ: یہ سبق شروع کرنے سے پہلے بچّوں سے پوچھیے، وہ حضرت محمد ﷺ کی شان میں کیا کیا کہہ سکتے ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ بچّے بہت عمدہ معلومات فراہم کریں۔ بچّوں کے بتائے ہوئے نکات فلو چارٹ کی صورت میں بورڈ پر لکھتے جائیے۔ لفظ ''سیرت'' اور ''طیّبہ'' کے معنی بتائیے، لفظ ''طیّبہ'' ان کا پڑھا ہوا ہے کہ انھوں نے ''کلمہ طیّبہ'' یاد کیا تھا۔ اُمید ہے وہ معنی بتا دیں گے۔

فلو چارٹ

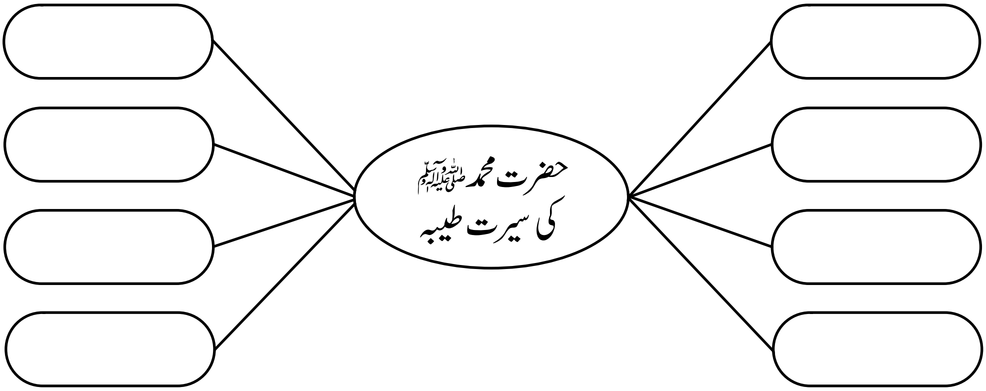

جب یہ فلو چارٹ تیار ہوجائے اور بچّے نکات میں مزید اضافہ نہ کرسکیں تو سیرتِ طیبّہ کا پورا حصّہ بلند آواز سے پڑھیے۔

مقصدِ خاص

اس عنوان اور نبی کریم ﷺ کے متعلق دی گئی معلومات پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ رہبرِ انسانیت ، اللہ کے محبوب نبی ﷺ کی زندگی ، عاداتِ مبارکہ اور سیرت و کردار کی اچھائی ، معیار ، مثال اور مکمل انسان کی حیثیت سے نبی کریم ﷺ کی شخصیت ذہنوں میں بس جائے۔ بچّوں کے ذہن میں رہبرِ انسانیت کا وہ تصور قائم ہوجائے کہ ان کی نظروں میں کوئی دوسرا جچے ہی نہیں۔

سچّائی اور جنّت

ان اسباق میں احادیث اور مثالیں چُن چُن کر رکھی گئی ہیں تاکہ بچّوں پر دینِ اسلام کی ایسی مہر لگے کہ وہ اپنی سوچ ، کردار ، عمل ، سب میں بہترین مسلمان کی مثال پیش کریں۔ نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی حدیث زبانی یاد کروائیے۔

مہمان نوازی

اسلام نے مہمان کو رحمت کہا ہے۔ وہ گھر برکت اور رحمت والے ہیں ، جہاں مہمان آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ مہمان آنے پر خوش ہوتے اور سلام کرتے جو کہ سلامتی کی دعا ہے۔

آج کے منتشر دور کی فضا میں بار بار یہ دعا گونجنی چاہیے۔ بچّوں میں یہ عادت عام کیجیے کہ سلام کریں۔ بڑوں کو بھی سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے ، وہ چھوٹوں کے لیے رول ماڈل ہیں۔ یہ نکتہ سمجھنے کی بھی ضرورت ہے کہ چھوٹوں کا سلام میں پہل کرنا ضروری نہیں ، بلکہ جو پہل کرے وہ ثواب کا مستحق ہے۔

مزاج اور ہاتھوں کی نرمی

حضور نبی کریم ﷺ نے دنیا کی بے حد سختیاں برداشت کیں لیکن دوسروں کے ساتھ ہمیشہ نرم طبیعت اور انکساری سے کام لیا۔ یہ ہمارے لیے ایک نمونہ اور مثال ہے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ نرم ، بدن خوشبودار اور مزاج دھیما تھا۔ آپ ﷺ شفیق اور ہمدرد شخصیت کے مالک تھے جنھوں نے دشمنوں کے ساتھ بھی سختی نہ کی۔

مثالی کردار

اس پیراگراف میں ان الفاظ کی وضاحت کیجیے۔

نوازا ،معلّمِ انسانیت ، ہجرت ، دل جیت لینا ، انصار اور مہاجرین ، دل و جان سے مدد کرنا ،منفرد ، شیرینی ، ہدایت ،حکمت ، تدبر ، رشتۂ اخوت

نوازا	:	عطا کیا	معلمِ انسانیت	:	پوری کائنات کے استاد
دل جیت لینا	:	سب پہ اپنا اثر جما دینا	انصار	:	مددگار، مدینہ میں رہنے والے
مہاجرین	:	ہجرت کرنے والے	دل جیت لیا	:	سب کے دل میں اپنی محبّت پیدا کرلی
رشتۂ اخوت	:	محبّت اور بھائی چارے کا رشتہ	منفرد کتاب	:	ایک الگ طرح کی کتاب
شیرینی	:	مٹھاس	ہدایت	:	درست راہ
حکمت	:	عقل مندی	تدبر	:	وقار ،سوچ سمجھ

ان الفاظ کے معنی تشریح کرکے سمجھائیے اور زبانی یاد کروائیے تاکہ آئندہ جب کبھی یہ الفاظ استعمال ہوں تو بچّوں کو ان کے معنی پہلے سے آتے ہوں۔

مشق

۱۔ سوال (i) سے (v) تک ہر سوال پر گفتگو کرکے بچّوں کو جواب سمجھاتے جائیں اور ایک ایک سوال حل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ ایک آدھ سوال سبق سے ہٹ کر بھی ہے ، اس میں بچّوں کی خاص طور پر رہنمائی کیجیے۔ جہاں ضرورت ہو الفاظ کو بورڈ پر لکھ کر بچّوں کے لیے آسانی پیدا کیجیے۔

۲۔ جنّت میں جانے کی کون سی خاص بات نبی کریم ﷺ نے بتائی ، چند مزید ایسی باتیں بتائیے جو جنّت کی خوشخبری دیتی ہیں۔ بچّوں کو بتائیے اور ان سے پوچھیے بھی۔ ان کے جوابات بھی لائنوں پر لکھوا دیجیے۔

۳۔ سوال کا زبانی جواب بتا کر لکھوائیے۔

۴۔ دیے گئے الفاظ اشارے ہیں جن کی مدد سے بچّے ایک ایک جملہ لکھیں۔ اس سوال کو پہلے زبانی کروا کر لیجیے۔ اس طرح بچّے پیراگراف لکھنے کے اہل ہو جائیں گے۔

۵۔ بچّے اساتذہ کی رہنمائی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی شخصیت کے بارے میں نکات یا چھوٹے چھوٹے جملے لکھیں۔ زبانی اور تحریری دونوں طرح سے جواب دینے میں بچّوں کی مدد کیجیے۔

نزولِ وحی

کتاب کے صفحہ ۲۹ پر دیا گیا یہ سبق شروع کرنے سے پہلے نازل اور نزول کا مطلب سمجھائیے۔''وحی'' کسے کہتے ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن مجید کی آیات کس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک لاتے رہے اور کتنے برس تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ پہلی وحی آنے کا واقعہ کہانی کے انداز میں سنایئے تا کہ بچّوں کی دلچسپی قائم رہے۔

صفحہ ۲۸ کا پیراگراف بلند آواز سے پڑھیے۔ یہ الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ بندوبست، جبلِ نور، اقرأ

بندوبست	:	انتظام	اقرأ	:	پڑھیے
جبل	:	پہاڑ	نور	:	روشنی

سبق پڑھنے کے بعد بورڈ پر لکھے ہوئے الفاظ اور معنی کی drill کروایئے۔

پھر سبق کے بارے میں چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر اندازہ لگایئے کہ بچّوں نے کیا کیا بات سمجھ لی، مثلاً:

۱۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غارِ حرا میں عبادت شروع کی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کیا تھی؟

۲۔ غارِ حرا کس پہاڑ پر ہے؟

۳۔ غارِ حرا میں کون سے فرشتے کی آمد ہوئی؟

۴۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کیا کہا؟

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھ کر کیوں پریشان ہوئے؟

۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کون سا لفظ کہا؟

۷۔ ہر دفعہ جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا؟

۸۔ دوسری وحی میں کون سی سورت کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں؟

کتاب کے صفحہ ۲۹ پر دی ہوئی آیات ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کروایئے۔

آیات اور ترجمہ کم از کم دو یا تین ٹکڑوں میں بانٹ کر یاد کروایئے۔

ترجمے کے بعد کا متن آخر تک بلند خوانی کے ذریعے بچّوں کو سنایئے۔

سبق میں اگرچہ تفصیل سے یہ واقعہ نہیں ہے لیکن آپ بچّوں کو یہ واقعہ ذہن نشین کروایئے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین ساتھی اور بیوی تھیں۔ پہلی وحی کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت پریشان تھے اور وہ کانپ رہے تھے، اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت عقل مندی اور ہمدردی کے ساتھ سنبھالا تھا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس بھی لے گئیں کیونکہ وہ آسمانی کتابوں کے عالم

تھے۔ انھوں نے حضرت محمد ﷺ کو بہت سی کام کی باتیں بتائیں جس سے نبی کریم ﷺ کو تسلی ہوئی۔ سورۃ العلق اور پھر سورۃ المدثر کی ابتدائی آیات کے نزول سے وحی کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا جو ۲۳ برس تک جاری رہا۔

مشق

۱۔ پانچوں ذیلی سوالات باری باری حل کروائیے۔ سوال کا جواب زبانی پوچھیے۔ جو الفاظ مشکل ہوں، اُنھیں بورڈ پر لکھ کر بچّوں کی مدد کیجیے۔ اسی طرح ہر سوال کیجیے۔

۲۔ پہلی وحی میں جو آیات نازل ہوئیں ان کا ترجمہ یاد کروا دیا گیا ہے۔ اس کے مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ باقی کام بچّے خود کریں گے۔

اعلانِ نبوت

بچّوں پر یہ پس منظر واضح کیجیے کہ وحی آنے کے بعد اسلامی مرکز ''دارالارقم'' میں خاموشی سے اسلام کی تعلیم دی جانے لگی، اس جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ساتھ رہا۔ اس چھوٹے سے گروہ نے مکہ میں اسلام کی دعوت وتبلیغ شروع کی۔ اسلام کی یہ ابتدا بچّوں پر واضح کرکے سن بھی لیجیے کہ کیا سمجھ میں آیا۔

تین سال تک یوں ہی خاموشی سے اسلام کی تبلیغ جاری رہی، پھر اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھلم کھلا اسلام کی تعلیم دیں۔ حضور ﷺ نے سب گھر والوں کی دعوت کی اور نبوت کا اعلان فرمایا۔ اس پر ابو لہب (جو رشتے میں نبی کریم ﷺ کا چچا تھا) ناراض ہوکر چلا گیا تو باقی لوگ بھی چلے گئے۔ دوسرے روز بھی دعوت ہوئی اور پھر اعلان ہوا۔ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتھ دینے کا اعلان کیا، باقی سب اُٹھ کر چل دیے۔

کتاب کے صفحہ ۳۲ کا تمام تحریر شدہ حصّہ بچّوں کو بلند آواز سے پڑھ کر سنائیے اور چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر دیکھیے کہ انھیں کیا سمجھ میں آیا۔ کوئی مشکل لفظ جیسے ''لشکر'' درمیان میں آئے تو معنی بتائیے۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۳۳ پر پہلے سوال کے تمام ذیلی سوالات کے ایک ایک کرکے زبانی جوابات لے لیجیے۔ مشکل الفاظ جیسے ''دارالارقم'' بورڈ پر لکھیے تاکہ بچّوں کو دقت پیش نہ آئے۔

۲۔ جملے مکمل کروانے کی مشق بھی پہلے زبانی حل کروائیے۔ اگر پر کیا جانے والا کوئی لفظ مشکل ہو تو بورڈ پر لکھیے۔ بچّوں کی رہنمائی کرتے رہیں تاکہ وہ کسی کام سے دباؤ کا شکار نہ ہوں۔

اسلام کا پھیلنا اور کفار کے مظالم

یہ موضوع پڑھانے کا مقصد پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام آسانی سے نہیں پھیلا ، اس کے لیے لوگوں نے اور خود نبی کریم ﷺ نے قربانیاں دیں ، مشکلات برداشت کیں ، لیکن ہمت نہ ہاری اور اللہ تعالیٰ نے دین سے اُن کی محبّت دیکھ کر غیبی مدد فرمائی اور کفار کو شکست سے دوچار کر دیا۔

ان اسباق کو پڑھا کر بچّوں میں دین کی طاقت اور عقیدے کا اضافہ منظور ہے اور یہ کہ دین و دنیا میں جو بھی مصیبتیں آئیں ، حق اور سچی بات کے لیے ڈٹے رہو ، اللہ خود مدد فرماتا ہے۔

سبق باآوازِ بلند پڑھیے۔ چند الفاظ سمجھائیے جیسے 'سرکش' کے عام معنی اور مسلمان کا سرکش ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔

سرکش : خودسر ، جو کسی کا حکم نہ مانے

اعمال : کام ، عمل کی جمع

نام لیوا : ماننے والا ، عبادت کرنے والا

صحابیات : صحابی خواتین

معبود : عبادت کے لائق

تسلیم : ماننا ، اقرار کرنا ، اعتراف ، بات ماننا

نیزہ : بھالا ، نوک

مظلوم : جس پر ظلم کیا جائے

رونگٹے کھڑے ہونا : بے حد اثر لینا

سبق کا ایک ایک پیراگراف بلند آواز سے پڑھ کر سنایئے اور اس کے بارے میں سوالات کیجیے۔

صفحہ ۳۴ پر سبق کے پہلے پیراگراف سے متعلق سوال کیجیے۔

۱۔ تبلیغِ اسلام کا کام نبی کریم ﷺ نے اعلانیہ طور پر کب شروع کیا؟

۲۔ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ زندہ کیے جانے کے متعلق لوگوں کو کیا بتایا؟

۳۔ کیا اللہ تعالیٰ معافی مانگنے والوں کو معاف کرتا ہے؟

۴۔ اللہ کو کون سے لوگ ناپسند ہیں؟

سبق کا دوسرا پیراگراف بڑا ہے اسے بھی ٹھہر ٹھہر کر بلند آواز سے پڑھیے۔ دو چار بچّوں سے بھی اس کی بلند خوانی کروا لیجیے تاکہ بار بار پڑھنے سے حقائق کچھ حد تک ذہن نشین ہو جائیں۔ پھر اس پیراگراف کو ''جملے مکمل کیجیے'' کی مشق کے طور پر استعمال کیجیے۔

حضرت محمد ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ لوگ .... چھوڑ کر اللہ کی .... کریں، جو کافروں کے عقیدے کے بالکل خلاف تھی۔ خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے .... کی پوجا مختلف .... قبائل کیا کرتے تھے، جن کی دیکھ بھال کی ذمہ داری .... کی ہی تھی۔ اسی وجہ سے قریش کی پورے عرب میں .... تھی۔ توحید کے .... سے قریش بھڑک اُٹھے اور حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جان کے .... ہو گئے اور .... کے راستے پر چل پڑے۔

۱۔ قریش نے نبی کریم ﷺ کو کس کس طرح ستایا؟

۲۔ کافروں نے کیا سازش کی؟

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کافروں کا کیا رویہ تھا؟

۴۔ ظلم وستم سہنے کے بعد، کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کا ساتھ چھوڑا؟

۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں کے ظلم وستم سہہ کر بھی اللہ کی عبادت کرتے رہے، کیا یہ بات درست ہے؟

سبق کا تیسرا پیراگراف بلند آواز سے پڑھیے۔ پھر سوال کیجیے۔

۱۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر ان کے آقا نے اُن پر کیا ظلم کیا؟

۲۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کیا کہتے رہے؟

۳۔ ''اُحد'' کا مطلب کیا ہے؟

۴۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو غلامی سے کس نے نجات دلوائی؟

۵۔ ابوجہل نے حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ پر کیا کیا ظلم کیے؟

مشق

کتاب کے صفحہ ۳۵ پر دی گئی مشق کا ہر سوال زبانی حل کروائیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے پھر بچّے جوابات خود لکھیں۔ تمام سوالات حل کروا کر اسی صفحے پر دی گئی ''ہدایات برائے اساتذہ'' پر عمل کریں۔

نبی کریم ﷺ کی ثابت قدمی

بچّوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانا ضروری ہے کہ اسلام کی تبلیغ پہلے خاموشی سے ہو رہی تھی لیکن جب اللہ کا حکم آیا کہ اب کھل کر اسلام کی دعوت دی جائے تو اس حکم کے آتے ہی نبی کریم ﷺ نے تبلیغ کا یہ سلسلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ ملا کر تیز کر دیا۔ اُدھر کفار، اسلام کو تیزی سے پھیلتا دیکھ کر سخت پریشان تھے کہ مسلمانوں کے دین پھیلانے کے کام کو کس طرح روکیں۔ اُنھوں نے اپنی سازشیں تیز کر دیں کہ مسلمانوں کو کس کس طرح جانی اور مالی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو لالچ دیا گیا کہ ایک کافر امیر ترین عورت سے نکاح فرمالیں لیکن حضور ﷺ ایسی پیش کشوں سے دین کا راستہ چھوڑنے والے نہ تھے۔ اُنھیں مال و دولت، عیش و آرام سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ پھر قریش نے نبی کریم ﷺ کو پورے عرب کا بادشاہ بنا دینے کا لالچ دیا اور کہا کہ (معاذ اللہ) آپ ﷺ پر اگر کسی جن بھوت کا اثر ہو گا تو ہم علاج بھی کروائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ان باتوں کا جواب غصّہ کرنے کے بجائے ٹھنڈے دل سے دیا اور قرآن کی آیت تلاوت فرمائی اور کہا کہ اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند لا کر رکھ دیے جائیں تو تب بھی میں تبلیغِ اسلام نہ چھوڑوں گا۔

بلند خوانی

اساتذہ پہلے اور دوسرے پیراگراف کی بلند خوانی کریں اور ایک دو بچّوں سے بھی کروالیں تا کہ تمام حقائق ذہن نشین ہو جائیں۔ ان الفاظ کا مطلب بتائیے۔

پیشکش کرنا : خدمت میں حاضر کرنا

باز نہ آنا : کسی کام سے نہ رکنا

مظالم : ظلم کی جمع

حد سے بڑھنا : کوئی بھی بات یا کام بہت زیادہ کرنا

معاذ اللہ : اللہ کی پناہ

آسیب کا سایہ : جن بھوت کا اثر

رویے : طریقے، بات چیت اور میل ملاپ کا انداز

ثابت قدمی : مستقل کسی کام کو بغیر ڈرے کرنا

دم میں دم ہونا : سانس یا زندگی کا باقی رہنا

حمایت کرنا : ساتھ دینا

سپرد کرنا : حوالے کردینا، دے دینا

جب کفار نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے آگے ناکام پایا تو شکایت لے کر حضور ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب کے پاس چلے گئے کہ حضرت محمد ﷺ بتوں کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہیں آتے۔ چچا نے فرمایا، تم لوگ بھی تو مظالم سے باز نہیں آتے۔ بہرحال کفار کو یہاں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

حضرت ابو طالب آپ ﷺ کو بہت چاہتے تھے۔ آپ ﷺ کا پختہ اِرادہ اور ثابت قدمی دیکھ کر اُنھوں نے کہا کہ آپ کام جاری رکھیں، میں اپنی ساری زندگی آپ کی حفاظت اور مدد کرتا رہوں گا۔

نتیجہ

اس سبق سے ہمیں بچّوں کو بہت کچھ تربیت دینا مقصود ہے۔

۱۔ خوشیاں اورغم، دکھ، درد سب عارضی ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھنے والوں کو دنیا کا کوئی لالچ اپنی طرف نہیں کھینچ سکتا۔

۳۔ مصیبت اور پریشانی میں صبر اور نماز کے ذریعے مدد مانگنی چاہیے۔

۴۔ اللہ کے سچے بندے کسی سے خوف نہیں کھاتے۔

۵۔ ہر حال میں شکر ادا کرنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۶۔ جس کے ساتھ اللہ کی مدد ہو وہ اللہ کے راستے کو کبھی نہیں چھوڑتا۔

اوپر دیے گئے نکات زبانی یاد کروائیے۔ ہمارا مقصد ہی ان اسباق اور طریقہ کار سے بچّے کے اندر ایمان اُتار دینا اور اس کی سوچ اور اندازِ کار کو مسلمانوں کے طریقے پر بچپن سے ڈھال دینا ہے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۳۷ پر دی گئی مشق کا ہر سوال الگ الگ حیثیت میں کروائیے۔ سوالات کے زبانی جوابات لیجیے اور اس کے مشکل یا نئے الفاظ بورڈ پر لکھ دیجیے، پھر بچّے خود اپنی کتاب میں لکھیں۔ پانچویں سوال تک اسی طریقہ کار پر قائم رہیے۔

یہی کام بچّوں کی کاپی میں بھی کروائیے۔

نوٹ: اگر کتاب میں کروایا گیا ہر کام بچّوں کو کاپی میں بھی کرواتے رہیں تو اس کے دو فائدے ہیں (ا) دو دفعہ کام کرنے سے اعادہ ہوگا اور یاد پختہ ہوگی (۲) اگر خدانخواستہ کبھی کتاب یا کاپی کھوگئی تو کام کم از کم ایک جگہ محفوظ رہے گا۔ یہ اساتذہ اور طالب علموں، دونوں کے لیے آسانی کی صورت ہے۔

فلو چارٹ مکمل کیجیے:

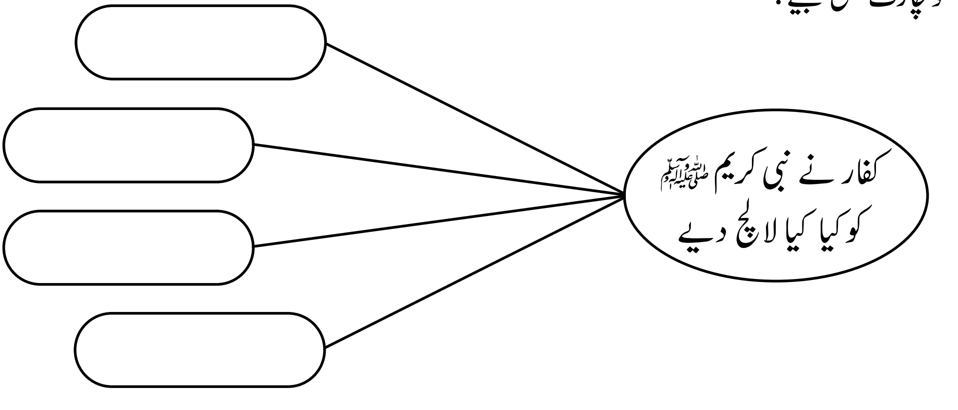

ہجرتِ حبشہ

بچّوں کو مثالوں کی مدد سے ''ہجرت'' کے معنی سمجھائیے، اس ہجرت کا مقصد بتائیے، دنیا کے نقشے پر ''حبشہ'' دکھائیے، مکہ سے اس کی دوری کا اندازہ لگوائیے اور پھر اس زمانے کے بحری جہازوں کا حال اور سفر کے لیے سہولتوں کے فقدان کے بارے میں بتائیے تاکہ بچّوں کو اس دور میں مسلمانوں کی مشکلات کا اندازہ ہو۔

ہجرتِ حبشہ کیوں کی گئی؟

مکہ میں جب لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کیا اور کفار کے مظالم بہت بڑھے تو مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ ہجرت کرکے حبشہ چلے جائیں۔ ہجرت کرنا یعنی اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہونا آسان نہ تھا، پھر سفر کی دشواریاں علیحدہ تھیں۔ اس کے باوجود مسلمانوں کا گروہ ہجرت کرکے حبشہ پہنچا۔ مکہ کے کفار کو اس ہجرت سے بھی بہت تکلیف ہوئی۔ انھیں یہ ڈر تھا کہ اب اسلام حبشہ تک پہنچ جائے گا، اس لیے وہاں کے بادشاہ نجاشی کو بھی مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا شروع کردیا تاکہ مسلمان چین سے نہ بیٹھ سکیں۔ نجاشی خود عیسائی تھا۔

اساتذہ پہلے صفحہ ۳۸ پر دیے گئے پیراگراف بلند آواز سے پڑھ کر سنائیں اور طلبا کو اس وقت کی سیاست کے بارے میں سمجھائیں کہ کفارِ مکہ کس حد تک مسلمانوں کو ستاتے تھے۔ مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی تو مسلمانوں کو

واپس لانے کے لیے حبشہ کے بادشاہ کے پاس وفد بھیج دیا۔ دین کی تبلیغ و اشاعت میں جو مصائب آئے ان کی گہرائی میں جائیے اور اس بات کا احساس دلائیے۔
چند چھوٹے چھوٹے سوالات کیجیے تا کہ بچّوں کے فہم کا اندازہ ہوجائے۔

۱۔ مسلمانوں کی تعداد بڑھنے سے کفار کیوں پریشان تھے؟

۲۔ کفار نے خانۂ کعبہ میں حضور ﷺ کا داخلہ اور مسلمانوں کا آنا کس طرح روکنا چاہا؟

۳۔ حبشہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

۴۔ کفار مسلمانوں کی حبشہ ہجرت سے کیوں پریشان ہوئے؟

۵۔ حبشہ کے بادشاہ کا نام اور اس کا مذہب کیا تھا؟

کتاب کے صفحہ ۳۹ کے پہلے دو پیراگراف باآواز بلند پڑھ کر سنائیے۔
ایک پیراگراف میں ''افواہ'' کا ذکر ہے۔ بچّوں کو بتائیے کہ ''افواہ'' کیا ہے، اس سے لوگوں کو کتنی پریشانی ہوتی ہے اور اسی وجہ سے سکون کے اس دین یعنی اسلام میں اس کی کتنی ممانعت ہے۔ حبشہ ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو تمام قریش کے مسلمان ہونے کی افواہ سے بے حد پریشانی اُٹھانی پڑی۔ یہ بھی سمجھائیے کہ کافروں کو مسلمانوں کی ہجرت سے کیا خوف تھا۔ وہ اسلام کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ قریش کی جانب سے مسلمانوں پر مظالم مزید بڑھ گئے۔ انھوں نے نجاشی کو قیمتی تحائف بھیج کر مسلمانوں کے خلاف کرنے پوری کی کوشش کی اور کہا کہ مسلمانوں کو ان کے حوالے کیا جائے۔
بچّوں میں اس دھاندلی کا احساس اُجاگر کیجیے۔ نجاشی کی انصاف پسندی پر روشنی ڈالیے کہ اس نے یکطرفہ فیصلہ نہیں کیا بلکہ دونوں فریقوں کی بات سنی اور حضرت جعفر بن ابو طالب کی تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ کفار نے اسے بھڑکانے کی ایک اور چال چلی کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف ہیں لیکن بعد میں مسلمانوں کی باتوں سے یہ بات غلط ثابت ہوئی کیوں کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں، عزت کرتے ہیں، ہاں یہ بات نہیں مانتے کہ نعوذ باللہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ نجاشی ان باتوں کو سن کر کفار کے خلاف ہوگیا، اُس نے اُن کے سارے تحفے واپس کر دیے۔ وفد کی اس ناکامی نے کفار کی مسلمانوں سے دشمنی بڑھا دی۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۴۰ پر دیے گئے چھ سوالات کو پہلے زبانی اور پھر تحریری طور پر کروائیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ جہاں جہاں بچّوں کو مشکلات ہوں، بورڈ پر لکھ کر مدد کیجیے۔

شعب ابی طالب میں محصوری اور ''عامُ الحزن''

پچھلے کئی اسباق اسی بات پر مبنی ہیں کہ دین اسلام کے پھیلانے میں نبی کریم ﷺ ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مکہ کے مسلمانوں کو قریش نے کس کس طرح ستایا۔ ان نکات کا اعادہ بچّوں کی مدد سے کیجیے۔

قریش کی ہر ہر چال ناکام ہوتی چلی گئی اور وہ نت نئے طریقے اختیار کر کے مسلمانوں کو پریشان کرتے رہے۔ وہ پریشان تھے کہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کس طرح توڑیں۔ انھیں یہ فکر بھی کھائے جارہی تھی کہ قریش کے بعض لوگ اگرچہ مسلمان تو نہیں ہوئے تھے لیکن وہ اکثر باتوں میں مسلمانوں کی حمایت کرتے رہتے تھے۔

اب یہ منصوبہ بنایا گیا کہ مکہ کے قبیلے قریش اور کفار میں سے ہر ایک مسلمانوں کا بائیکاٹ کر دے۔

''بائیکاٹ'' کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص یا گروہ سے ہر قسم کا تعلق توڑ لیا جائے۔ قریش کے تمام سرداروں نے مل کر مسلمانوں اور ان کے حمایتیوں پر لگائی جانے والی پابندیوں کی ایک فہرست بنائی اور اسے ایک معاہدے کی صورت میں منظور کر کے خانۂ کعبہ میں لٹکا دیا گیا۔

معاہدے کے جو نکات کتاب میں دیے گئے ہیں ، انھیں ایک ایک کر کے سمجھائیے۔ ان نکات میں بدترین مطالبہ یہ تھا کہ حضرت محمد ﷺ کو نعوذ باللہ قریش کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر ایسا کر دیا جائے تو مسلمانوں پر تمام پابندیاں ختم کر دی جائیں گی۔ قریش کی عائد کردہ یہ پابندیاں تین سال تک چلتی رہیں۔ اندازہ کروائیے کہ مسلمانوں پر یہ کتنا کڑا وقت تھا۔ لفظ ''مقاطعہ'' کا مطلب سمجھائیے۔

معاہدہ ، پروگرام

اس معاہدے کے بعد حضرت ابو طالب ، بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے تمام لوگوں کو لے کر مکہ کی ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں چلے گئے۔ یہاں یہ سمجھائیے کہ درّے یا گھاٹیاں صرف پہاڑوں میں ہوتے ہیں۔ درّہ دو پہاڑیوں کے درمیان راستہ یا جگہ ہوتی ہے۔ ''شعب ابی طالب'' میں گزارا ہوا یہ دور انتہائی مشکل اور مصیبت کا تھا۔ یہاں پر نہ مسلمانوں کو کھانا پینا ملتا نہ کوئی کام کاج ، وہ بھوکے رہتے۔ کبھی کبھار قریش میں سے چھپ کر کوئی کھانا بھیجتا تو وہ کھا لیتے۔

بچّوں کو ایک بار پھر دین پر ثابت قدمی اور اللہ پر بھروسا کرنے والے مسلمانوں کی شان بتائیے۔ انھوں نے کیا کچھ مظالم برداشت کیے لیکن دین اور اللہ سے دور نہ ہوئے۔

ایسے موقع پر حج کے دن غنیمت تھے کیونکہ ان امن کے دنوں میں لوگوں کو باہر آنے کی اجازت تھی۔ وہ اپنا کھانے پینے کا سامان بھی ان ہی دنوں میں خرید لیتے۔ نبی کریم ﷺ بھی ان ہی دنوں باہر نکلتے اور اسلام کی تبلیغ فرماتے۔

اللہ کی مدد

مسلمانوں پر جب جب کڑا وقت آیا، اللہ نے غیب سے کوئی نہ کوئی مدد کی۔ ہوا یہ کہ معاہدے کا جو کاغذ خانۂ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا، اسے دیمک نے چاٹ لیا اور جہاں اللہ کا نام تھا صرف وہ حصّہ باقی بچا۔ اسی دوران قریش کے سرداروں میں سے کچھ کو احساس ہوا کہ یہ معاہدہ بہت بڑا ظلم ہے۔ حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے اللہ نے دیمک کا کاغذ چاٹ جانے کا واقعہ بتایا۔ اس پر حضرت ابو طالب باہر نکل آئے کہ جب معاہدے کا وجود ہی نہیں رہا تو پابندی کیسی۔ اُنھوں نے قریش کے سرداروں کو خانۂ کعبہ لے جا کر اللہ کا یہ معجزہ دکھایا تو وہ حیران ہوگئے اور پھر معاہدہ ختم کر دیا گیا۔ کفار مسلمانوں کے ارادے اور ہمت کو مان چکے تھے۔

عامُ الحزن

لفظ ''عامُ الحزن'' کے معنی بتائیے۔ ''غم کا سال''۔ اس سال کو غم کا سال کہنے کی کئی وجوہات تھیں۔

١۔ حضرت ابو طالب جو قریش کے زبردست سردار تھے اور نبی کریم ﷺ کی سرپرستی فرماتے تھے، انتقال کر گئے۔

٢۔ اسی سال اسلام کی عظیم ترین خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، جو ہر قدم پر نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیتی تھیں، رحلت فرما گئیں۔

نبی کریم ﷺ دو ایسی ہستیوں سے محروم ہو گئے جو ہر وقت آپ ﷺ کا خیال رکھتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ سے بے حد محبّت اور ہمدردی کرنے والی یہ دو ہستیاں ایک ہی سال میں بچھڑ گئیں۔ اسی وجہ سے اسے ''عامُ الحزن''، یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۴۳ پر مشق کا ہر سوال پہلے زبانی حل کروائیے، بعدازاں کتاب میں اور پھر کاپی میں لکھوا کر زبانی یاد بھی کروائیے، خاص طور پر معاہدے کے نکات زبانی یاد کروائیے۔ پورے سبق کی مشق بلند آواز سے پڑھنے کے دوران بچّوں سے چھوٹے چھوٹے سوالات کرتے جائیے۔

طائف کا سفر

سبق میں چونکہ ''طائف'' کا ذکر ہے اس لیے پہلے تو سعودی عرب کے نقشے میں طائف دکھایئے، پھر مکہ اور مدینہ سے اس کا فاصلہ بھی بتایئے۔ طائف کا مکہ سے فاصلہ ۶۰ میل ہے، اور اس بات پر زور دیجیے کہ بادشاہ زماں حضرت محمد ﷺ ۶۰ میل پیدل گئے۔ دین کی دعوت و تبلیغ کا کس قدر جذبہ تھا اور کیا طاقت و ہمت تھی۔ نبی ﷺ کی ہر ہر بات سے ہمیں سبق سیکھنا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ طائف تشریف کیوں لے گئے

کتاب کے صفحہ ۴۴ کا پہلا پیراگراف با آواز بلند پڑھیے، ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے اور مشکل الفاظ کے معنی بتایئے۔

خادم : ملازم، غلام، خدمت کرنے والا

ہمراہ : ساتھ

باأثر : امیر اور بڑے لوگ

یہ پیراگراف بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ بچّوں کو بتایئے کہ مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کے لیے قریش نے کس طرح مخالفت کا جال بچھایا۔ نبوت کے ۱۰ سال ہونے پر نبی کریم ﷺ طائف گئے کہ وہاں کے بڑے لوگوں سے مدد لے کر مسلمانوں پر قریش کے مظالم بند کروائیں لیکن قریش نے تو پہلے ہی انھیں اپنے ساتھ ملا رکھا تھا۔ طائف کے لوگ خانۂ کعبہ میں موجود ایک بہت بڑے بت ''لات'' کو پوجتے تھے۔ نبی کریم ﷺ طائف میں دینِ اسلام کی تبلیغ بھی چاہتے تھے۔

مقاصد

- قریش کے مظالم کو روکنے کے لیے اہلِ طائف کی مدد حاصل کرنا
- تبلیغ کرنا

اہلِ طائف کی بدسلوکی

نبی کریم، محبوب خدا ﷺ نے اسلام اور اللہ کا نام ہر جگہ پھیلانے کے لیے ہر مصیبت اُٹھائی۔ جب آپ نے طائف کے تین باأثر بھائیوں کو اللہ کا پیغام دیا تو انھوں نے نہایت بدتمیزی سے اللہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔

جب آپ ﷺ واپس جانے لگے تو ان ظالموں نے طائف کے اوباش لڑکے نبی کریم ﷺ کے پیچھے لگا دیے جو آپ پر پتھراؤ کرتے اور مٹی پھینکتے رہے۔ جب بہت دور جا کر نبی کریم ﷺ باغ میں چھپے تو وہ اوباش لڑکے واپس ہوئے۔

بچّوں سے ایک سوال کیجیے۔

کیا نبی کریم ﷺ ان مصیبتوں کو اُٹھا کر بد دل ہوگئے اور تبلیغ کا کام چھوڑ دیا؟

ہم نے کیا سیکھا

ہمیں اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کوئی بھی اچّھا کام کرنے میں دشواریاں اور رکاوٹیں آئیں تو ان سے گھبرانا نہیں چاہیے اور اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے، اللہ خود مدد فرمائے گا۔

کتاب کے صفحہ ۴۴ کا دوسرا پیراگراف بلند آواز سے پڑھیے تاکہ مزید ذہن نشین ہو جائے۔

صفحہ ۴۵ کا آخری پیراگراف پڑھیے، جس میں عرب کے رسم و رواج اور مہمان نوازی کا ذکر ہے، پھر بچّوں سے درج ذیل سوالات کیجیے:

۱۔ باغ کے مالک نے نبی کریم ﷺ کے لیے کیا بھجوایا؟
۲۔ نبی کریم ﷺ نے پھل کھانے سے پہلے کیا پڑھا؟
۳۔ عداس کیوں حیران ہوا؟
۴۔ جب عداس کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں تو اس نے کیا کہا؟
۵۔ عداس نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں کیا الفاظ کہے؟

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۴۶ پر دی گئی مشق کے چاروں ذیلی سوالات بچّوں کو سبق کی تشریح کے دوران حل کروا دیے گئے ہیں، لہٰذا انھیں انفرادی طور پر زبانی پوچھیے، پھر بچّے تحریر کریں۔ دورانِ لکھائی کوئی مشکل لفظ آئے تو بورڈ پر لکھیے۔

۲۔ درست اور غلط کی مشق زبانی حل کروا کر بچّوں کو خود کرنے کا موقع دیجیے۔ مشق کا کام کاپی میں ہوم ورک کے طور پر کروائیے۔

معراجُ النبی ﷺ

یہ ایک بہت اہم سبق ہے جو یہ معلومات دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروائی۔ کس طرح کروائی؟ ایسی ہی عجیب وغریب باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو سیر کے لیے آسمان پر بلایا۔ یہ ''معراج'' کا واقعہ کہلاتا ہے۔ معراج کے معنی ''عروج'' یا ''بلندی'' کے ہیں۔

اساتذہ کتاب میں درج سورۂ بنی اسرائیل اور سورۃ النجم کی آیات مع ترجمہ سمجھا کر زبانی یاد کروائیں۔

معراج کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے نبی کو نعمت دے کر ان سے اپنی محبّت کا اظہار کیا اور یہ رتبہ کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ یہ واقعہ اعلانِ نبوت کے ۱۲ سال بعد واقع ہوا۔ حضور ﷺ کا خانۂ کعبہ سے بیت المقدس تک جانا اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کے لیے جانا اللہ کا ایک عجیب تحفہ تھا۔

کتاب کے صفحہ ۴۷ پر دیے گئے دونوں پیراگراف پڑھ کر سنائیے اور درج ذیل سوالات کیجیے۔

۱۔ سورۃ الانعام میں کس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

۲۔ سورۂ بنی اسرائیل میں کیا بات بیان کی گئی ہے؟

۳۔ رسولِ اکرم ﷺ کس جگہ سے سفرِ معراج پر روانہ ہوئے؟

۴۔ نبی کریم ﷺ نے کہاں کہاں کی سیر کی؟

۵۔ یہ معجزہ رجب کی کس تاریخ کو ہوا؟

پیغمبروں سے ملاقات

معراج کا سفر، نبیوں سے ملاقات کا سفر بھی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ''براق'' کی سواری بھی کی۔

اساتذہ پیغمبروں سے ملاقات کا پیراگراف پڑھ کر سنائیں اور بتائیں کہ نبیوں سے کیسے ملاقات ہوئی اور ''براق'' کون سی سواری تھی، جو حضور ﷺ کو لے کر گئی۔ حضرت محمد ﷺ کی دوسرے نبیوں سے ملاقات ہوئی اور سب نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کی۔ بچّوں کو بتائیے کہ صفحہ ۴۸ پر دی گئی تصویر مسجد اقصیٰ کی ہے اور یہی تصویر کتاب کے سرورق پر بھی ہے۔

آسمان کا سفر

صفحہ ۴۸ اور ۴۹ پر درج متن بلند آواز پڑھیے۔ بچّوں کو سمجھایئے کہ سفرِ معراج کے دو حصّے ہیں۔ ایک خانۂ کعبہ سے بیت المقدس تک کا سفر اور دوسرا بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف۔ دورانِ سفر نبی کریم ﷺ نے جنّت اور دوزخ کا نظارہ ملاحظہ کیا، فرشتوں کو دیکھا، نبیوں سے ملاقات کی اور ساتویں آسمان پر ایک بڑا محل ''بیت المعمور'' بھی دیکھا۔

سوالات

۱۔ معراج کے سفر کے کتنے حصّے تھے؟

۲۔ آپ نے براق پر سوار ہو کر سفر کے دوران کیا کیا دیکھا؟

۳۔ کیا نبی کریم ﷺ نے جنّت اور دوزخ کا نظارہ کیا؟

۴۔ نبی کریم ﷺ نے سفرِ معراج کے دوران کون کون سے نبیوں سے ملاقات کی؟

۵۔ ''بیت المعمور'' کیا ہے اور کہاں واقع ہے؟

۶۔ بیت المعمور میں نبی کریم ﷺ کی ملاقات کس سے ہوئی؟

نوٹ: بچّوں کو معراج کا یہ واقعہ قصّے کے انداز میں دلچسپی قائم رکھتے ہوئے یاد کروایئے۔ یہ عظیم الشان معجزہ ساری زندگی بچّوں کو یاد رہنا چاہیے۔

دیدارِ الٰہی

معنی سمجھایئے:

- دیدار : دیکھنا، جلوہ دیکھنا
- الٰہی : اللہ
- دیدارِ الٰہی : اللہ کا نظارہ یا جلوہ دیکھنا

پھر نبی کریم ﷺ نے سدرۃ المنتہٰی سے آگے تنہا سفر کیا اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ یہ وہ مقام ہے جس سے آگے حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو بھی جانے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ ایک حد ہے جس کے بعد نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔

سوالات

۱۔ سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟

۲۔ یہ کس آسمان پر ہے؟

خاص بات

یہ طریقہ اور رسم ہے کہ آپ کا پیارا دوست جب بھی پہلی بار آپ کے گھر آتا ہے تو آپ تحفہ دیتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی سیر کے لیے بلایا تو اُنھیں بھی تحفہ دیا اور یہ روزانہ ۵۰ نمازوں کا تحفہ تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہہ کر کم کروائیں۔ وہ کہتے کہ آپ کی امت کمزور ہے، ایک دن میں ۵۰ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے پاس کئی بار جا کر فرض نمازوں کی تعداد کم کرنے کی درخواست کی جس کے بعد فرض نمازوں کی تعداد پانچ کر دی گئی۔

معراج سے واپسی

حیران کن بات یہ کہ حضور ﷺ جب براق پر بیٹھ کر مکّہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا بستر ایسا گرم تھا جیسے کوئی ابھی اُٹھا ہو اور دروازے کی کنڈی بھی ہل رہی تھی۔ اس بات کا سوال بچّوں سے کر کے دیکھیے۔ وہ کیا کیا اندازے لگاتے ہیں اور پھر جہاں ضروری ہو، رہنمائی کیجیے۔

بات یہ سمجھانی ہے کہ صرف چند لمحوں میں نبی کریم ﷺ بیت المقدس گئے، آسمانوں کی سیر کی اور واپس ہوئے جبکہ یہ سارا سفر دوری کا تھا۔

کتاب میں دی ہوئی ”ہدایات برائے اساتذہ“ پر ضرور توجہ دیجیے اور ہدایات کے مطابق سکھائیے۔ الفاظ کے معنی بھی بتائیے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۵۱ پر مشق میں دیے گئے پانچوں سوالات ایک کے بعد ایک زبانی حل کروائیے۔ کتاب کے صفحہ ۵۱ اور ۵۲ کے بقیہ سوالات بھی زبانی حل کروائیے اور پھر بچّے کتاب اور کاپی میں لکھیں۔

ہجرتِ مدینہ

بیعت عقبہ

نوٹ: اس بات کی تاکید بار بار کیجیے کہ مسلمانوں کی کوششیں اور تبلیغ کا کام جیسے جیسے بڑھ رہا تھا، مکہ میں مسلمانوں پر مظالم بھی بڑھتے جارہے تھے لیکن کوئی بھی ظلم اور زیادتی مسلمانوں کو دین سے نہ روک سکی تھی۔

بچّوں کو یہ بھی یاد کروائیے کہ حج ایک ایسی عبادت ہے جس میں پوری دنیا سے مسلمان مکہ آتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بھائیوں کی طرح رہتے ہیں، اس سے ان میں محبّت ہوتی ہے اور دین اسلام کے فائدے کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔ ایسے ہی حج کے موقع پر مکہ سے باہر ایک جگہ ''عقبہ'' میں چھ آدمیوں کے وفد سے نبی کریم ﷺ کی ملاقات ہوئی۔ یہ وفد مدینہ سے آیا تھا اور انھوں نے حضور ﷺ کی باتیں سنتے ہی اسلام قبول کرلیا۔ پھر دوبارہ جب بڑا قافلہ آیا اور عقبہ کی گھاٹی میں ان سب سے نبی کریم ﷺ کی ملاقات ہوئی تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کو مدینہ آنے کی دعوت دی اور وعدہ کیا کہ وہ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آنے والے مسلمانوں اور نبی کریم ﷺ کی ہر طرح مدد کریں گے اور ساتھ دیں گے۔ اس وعدے پر نبی کریم ﷺ مدینہ ہجرت کرنے کے لیے راضی ہو گئے اور مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کے لیے کہا، جبکہ خود ہجرت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔

سوالات

بچّوں کے فہم کا جائزہ لینے کے لیے درج ذیل سوالات پوچھیے:

۱۔ کفارِ قریش کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ کیسا تھا؟

۲۔ عقبہ کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی کن لوگوں سے ملاقات ہوئی؟

۳۔ نبی اکرم ﷺ سے عقبہ کے مقام پر ملاقات کرنے والے لوگ کس شہر سے آئے تھے؟

۴۔ نبی اکرم ﷺ کی تبلیغ پر مدینہ کے لوگوں کا کیا ردِّ عمل تھا؟

۵۔ نبوت کے تیرھویں سال جو وفد مدینہ سے آیا، انھوں نے حضور ﷺ کو کس بات کی دعوت دی؟

۶۔ وفد کے لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کس بات کا وعدہ کیا؟

۷۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے لیے ہجرت کے وقت کا تعین کیوں نہیں فرمایا؟

نوٹ: ان سوالات کے جوابات کی مدد سے اندازہ ہوجائے گا کہ طالب علموں کی سمجھ میں کتنا مواد آیا۔ اسی مناسبت سے آگے بڑھیے۔

مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کی اجازت

قریش کو عقبہ معاہدے کی خبر ملی تو انھوں نے اور بھی مظالم بڑھا دیے۔ اب وقت آ گیا تھا کہ مزید ظلم برداشت نہیں کیا جا سکتا تھا تو ایسے میں نبی کریم ﷺ نے عام مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ قریش نے اس میں بھی بہت رکاوٹیں ڈالیں۔

قریشی سرداروں کی سازش

قریش کے سرداروں نے ایک جگہ مل کر اس بات پر غور کیا کہ مسلمانوں کو کس طرح ہجرت سے روکا جائے اور اسلام کے خطرے سے نمٹنے کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ بہت تفصیل سے غور کرنے کے بعد ابو جہل نے تجویز پیش کی کہ تلوار چلانے کے ماہرین کو جمع کیا جائے اور سب بیک وقت حضور ﷺ پر حملہ کرکے (معاذ اللہ) آپ ﷺ کا خاتمہ کر دیں۔

سوال

۱۔ قریش کے سرداروں کا فیصلہ مسلمانوں کے لیے کیسا تھا؟
۲۔ نبی کریم ﷺ پر قاتلانہ حملہ کرنے کی تجویز میں سب سے بڑا نقصان کس کا تھا؟

مدینہ روانگی

یہ مسلمانوں کے لیے ایک بڑا مشکل وقت تھا، ادھر قریش نبی کریم ﷺ کو مار ڈالنے کی سازش میں آپ کے گھر کے باہر کھڑے تھے، ادھر نبی کریم ﷺ ہجرت کے لیے نکل رہے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جانے کا حکم ہوا۔ تمام کفار حضرت محمد ﷺ کے گھر کے چاروں طرف جمع ہو گئے کہ جیسے ہی آپ نکلیں گے، کفار حملہ کر دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلایا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی طرف چلے گئے۔

اللہ کی غیبی مدد

جب نبی کریم ﷺ اپنے گھر سے نکلے تو کفار کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے اور اُنھیں کوئی نظر نہیں آیا۔ جب صبح ہوئی اور انھوں نے یہ سنا کہ نبی کریم ﷺ ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی طرف نکل چکے ہیں تو اُن کی پریشانی اور غصّے کی کوئی حد نہ رہی۔

انعام کا اعلان

کفار نے یہ اعلان کر دیا کہ جو حضرت محمد ﷺ کو پکڑ کر لائے گا اسے ۱۰۰ سرخ اونٹ دیے جائیں گے۔

سوالات

۱۔ نبی کریم ﷺ کفار کی سازش سے کس طرح آگاہ کیے گئے؟
۲۔ نبی کریم ﷺ نے کن صحابی کو اپنے ساتھ ہجرت کا پیغام دیا؟
۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی سے کیا انتظام کر رکھا تھا؟
۴۔ مدینہ لے جانے والے رہبر کا کیا نام تھا؟
۵۔ کفارِ مکہ نے حضور ﷺ پر حملہ کرنے کا کس طرح انتظام کیا؟
۶۔ نبی کریم ﷺ نے کفارِ مکہ کی امانتوں کا کیا کیا؟
۷۔ حضرت محمد ﷺ نے ہجرت کی رات کون سے صحابی کو اپنے بستر پر سلایا؟
۸۔ کفار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بستر میں سوتا دیکھ کر کیا سمجھتے رہے؟
۹۔ اس موقع پر اللہ نے کیا معجزہ دکھایا؟
۱۰۔ کفار نے جب سنا کہ نبی کریم ﷺ مکہ سے جا چکے ہیں تو اُنھوں نے کیا اعلان کیا؟

غارِ ثور میں قیام اور سفرِ مدینہ

نبی کریم ﷺ مکہ سے نکل کر غارِ ثور میں آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے خود غارِ ثور کی صفائی کی اور سوراخوں میں کپڑے ٹھونسے ، پھر حضرت محمد ﷺ کو اندر آنے کی دعوت دی۔ یہاں حضور ﷺ نے تین دن قیام کیا۔

ایک اور معجزہ

کفارِ قریش نبی کریم ﷺ کی تلاش میں غارِ ثور پہنچے، جہاں غار کے دہانے پر مکڑی نے جالا بُن کر راستہ بند کر دیا تھا اور وہیں ایک کبوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دے دیے تھے۔ یہ دیکھ کر کفار لوٹ گئے کہ جب راستہ ہی بند ہے تو اندر کون ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بارہا مسلمانوں کی ایسے معجزات کے ساتھ مدد کی ہے۔

آپ نے کیا سیکھا

- اللہ جو چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے۔
- جو سچا اور ایمان والا ہوتا ہے، اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔
- ہر کام میں اللہ پر بھروسا رکھنا چاہیے، وہی مدد کر سکتا ہے۔
- اللہ کے سوا کسی سے مدد نہیں مانگنی چاہیے۔

نوٹ: اساتذہ ''غارِ ثور میں قیام اور سفرِ مدینہ'' کا متن بلند آواز سے پڑھ کر سنائیں اور سوالات کر کے دیکھیں کہ کتنا سمجھ میں آیا ہے۔

۱۔ حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ سے نکل کر کہاں قیام کیا؟
۲۔ غار میں پہنچ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تیاری کی؟
۳۔ کفارِ مکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے پاؤں کے نشانات کی مدد سے کہاں پہنچ گئے؟
۴۔ غارِ ثور پر پہنچ کر کفار نے کیا دیکھا؟
۵۔ کفارِ مکہ کیا سوچ کر پلٹ گئے؟

سراقہ خوفزدہ ہو گیا

اللہ بہت حفاظت کرنے والا ہے۔ دشمن، نبی کریم ﷺ کو ختم کرنے کے لیے انعامات مقرر کرتے رہے۔ سراقہ انعام کی لالچ میں نکلا کہ حضور ﷺ کو کسی طرح نقصان پہنچائے لیکن وہ نبی کریم ﷺ کے جتنے نزدیک آتا رہا، اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر ریت میں دھنستا رہا اور بالکل قریب پہنچ کر اس کا گھوڑا آدھا ریت میں دھنس گیا جس پر سراقہ خوفزدہ گیا اور اس نے نبی کریم ﷺ سے کہا، مجھے ایک تحریر لکھ دیجیے کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے،

میں بھی واپس جارہا ہوں اور جو دوسرے لوگ راستے میں ملیں گے انھیں بھی واپس لے جاؤں گا۔

۱۔ اس پورے واقعہ سے آپ نے کیا سیکھا؟

۲۔ کیا یہ بات درست ہے کہ اللہ جو چاہے، وہی ہوتا ہے؟

۳۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے، کوئی کسی کو مار نہیں سکتا؟

۴۔ سراقہ بہت بہادر تھا، پھر وہ ڈر کیوں گیا؟

نوٹ: اساتذہ بچّوں کو یہ سارا واقعہ ایک کہانی کی طرح سنائیں۔

مشق

- کتاب کے صفحہ ۵۶ پر دیے گئے مشق کے چھ سوالات زبانی حل کروائیے اور لکھنے میں مدد کیجیے۔ بعض دفعہ بچّوں کو الفاظ لکھنے نہیں آتے۔
- کتاب کے صفحہ ۵۷ پر دیے ہوئے سوالات بھی زبانی حل کروائیے اور اس کے بعد بچّوں سے کاپی اور کتاب میں لکھوائیے۔
- اگر بچّے اب اُردو اچّھی طرح روانی سے لکھ لیتے ہیں تو ''ہجرتِ مدینہ'' کے بارے میں چند سطریں لکھوائیے۔

باب چہارم : اخلاق و آداب

ایمان داری

سبق پڑھنے کے بجائے بچّوں سے پوچھیے کہ ان کے خیال میں ''ایمان داری'' کیا چیز ہے۔ سب بچّے بتائیں اور پھر اساتذہ اسے صحیح الفاظ اور پیرائے میں جامع صورت میں پیش کریں۔

- بچّوں کو بتایئے کہ ''حلال روزی'' کیا ہے۔
- حلال روزی پر اسلام میں کتنا زور دیا گیا ہے۔
- جو حلال روزی نہ کھائے ، اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں نہیں سنتا۔
- تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور بزرگانِ دین حلال روزی کھاتے تھے۔
- حلال روزی کمانے پر دین اسلام میں اتنا زور دیا گیا ہے کہ اس کے متعلق قرآنی آیات نازل ہوئی ہیں۔

کتاب کے صفحہ ۵۸ پر درج آیات کے ترجمے کی تشریح کیجیے اور بچّوں کو یہ ترجمہ زبانی یاد کروایئے۔

بچّوں کو ایمان داری اور رزق حلال کمانے کے یہ فوائد یاد کروایئے۔

۱۔ جو لوگ ایمان اور حلال کی کمائی نہیں کھاتے اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول نہیں فرماتا۔
۲۔ بے ایمان لوگوں کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی۔
۳۔ بے ایمان قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔
۴۔ کم تولنا، خراب مال بیچنا اور ناجائز منافع لینا بھی بے ایمانی ہے۔
۵۔ اپنے فرائض میں کوتاہی بھی بے ایمانی ہے۔
۶۔ رشتہ داروں کا حق ادا نہ کرنا بھی بے ایمانی ہے، مثلاً ماں باپ کی خدمت نہ کرنا۔
۷۔ ایمان دار کی آخرت بہت اچھی ہوتی ہے، چاہے دنیا میں اسے تکلیف اُٹھانی پڑے۔

فلو چارٹ بنوایئے۔

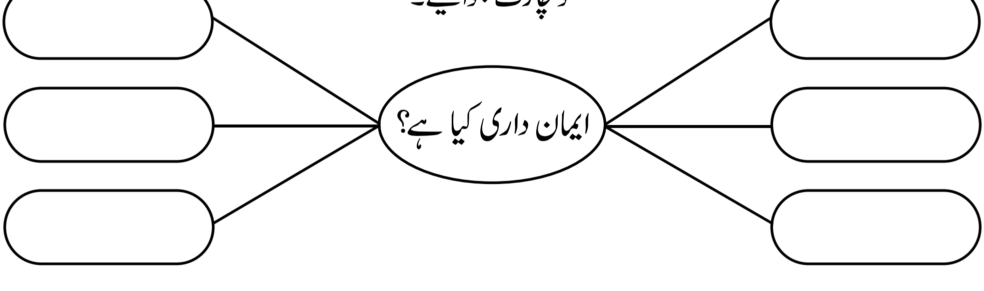

تحریری کام

چند جملوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا مضمون لکھوائیے۔ تحریر سے پہلے فلو چارٹ کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر ایک زبانی سرگرمی کر کے سب بچّوں کی تفہیم کا اندازہ کر لیجیے کہ وہ کیا سمجھے ہیں اور انھوں نے کیا سیکھا ہے۔

مشق

۱۔ تمام ذیلی سوالات پہلے زبانی حل کروائیے۔ جہاں ضروری ہو بچّوں کی مدد کیجیے۔ بچّوں پر کسی قسم کا ذہنی دباؤ نہ ہو کیونکہ اس کتاب اور مشق کا مقصد یہی ہے کہ بچّوں کو اسلامیات کے مضمون سے دلچسپی پیدا کروائی جائے۔

۲۔ یہ سوال بھی پہلے زبانی حل کروا لیجیے۔ بچّے تحریری مشق کے اس انداز کو، جو کتاب کے صفحہ ۵۹ پر دیا گیا ہے، بہت پسند کرتے ہیں اور جلدی جلدی کر بھی لیتے ہیں۔

والدین کے حقوق

بچّوں کے لیے ایک بڑا زندہ عنوان ہے، جس کا نام لیتے ہی اُن کے دل میں ہل چل مچ جاتی ہے، اس لیے اس سبق کے عنوان کا اعلان کرنے کے بعد سوالات کیجیے۔ جوابات سے اندازہ لگائیے کہ بچّوں کو اس عنوان کے متعلق کیا کیا معلوم ہے۔ جب وہ اپنے خیالات کا اظہار کر چکیں تو آپ سبق شروع کیجیے۔

سمجھائیے کہ والد اور والدہ دونوں کا بچّے پالنے میں کیا کردار ہے۔ ماں کی عظمت باپ سے بھی زیادہ ہے، کیوں؟ بتائیے کہ پالنے میں ماں کی دن رات کی شدید مشقت شامل ہے۔ وہ تمام وقت بے آرام رہتی ہے کہ میرے بچّے کو آرام مل جائے۔ ماں کی طرح دکھ اٹھانے اور بچّے کو پالنے میں محنت کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اس تمام حوالے سے بڑے ہو کر بچّے پر ماں اور باپ کا حق بنتا ہے۔ جب بچّہ بڑا ہوتا ہے، ماں باپ کمزور پڑ رہے ہوتے ہیں۔ جس طرح ماں نے بچّے کو پالا، اللہ تعالیٰ نے بچّے کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ اسی طرح محنت مشقت کر کے اپنے ماں باپ کی مدد کرے۔

کتاب کے صفحہ ۶۰ پر پہلے پیراگراف میں وہی باتیں ہیں جو آپ نے اب تک سکھائی ہیں۔ اب اس پورے پیراگراف کی بلند خوانی کیجیے۔ پیراگراف بلند آواز سے پڑھنے کے دوران بچّوں سے چھوٹے چھوٹے سوالات کر کے اندازہ کرتے جائیے کہ کیا کیا ذہن نشین ہوتا جا رہا ہے۔ سوالات کی وجہ سے وہ غور سے سنیں گے بھی اور ذہن نشین بھی آسانی سے ہو گا۔

سوالات

۱۔ آپ ماں باپ کے لیے کیا کیا کرتے ہیں؟
۲۔ ماں کس طرح آپ کے لیے دن رات تکلیف اٹھاتی ہے؟
۳۔ کیا آپ کو اپنے امّی ابّو سے پیار ہے؟
۴۔ والدین اور اساتذہ کیوں برابر ہیں؟
۵۔ ماں کی عزت کو اللہ نے کس طرح بڑھایا ہے؟
۶۔ اساتذہ کے ساتھ آپ کا سلوک کیسا ہونا چاہیے؟

کتاب کے صفحہ ۶۰ پر جو نکات دیے گئے ہیں انھیں تین تین کر کے زبانی یاد کروائیے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے وہیں والدین کے لیے بھی عزت، محبّت اور خدمت کا حکم دیا ہے۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟

بوڑھے والدین سے محبّت

یہ عنوان کتاب کے صفحہ ۶۰ اور ۶۱ پر ہے، اس کی بلند خوانی کیجیے۔ بچّوں کو تشریح کے ذریعے سمجھا کر بتائیے اور چونکہ سبق میں شامل سورۂ بنی اسرائیل کی آیات کا ترجمہ طویل ہے لہٰذا اسے دو حصّوں میں بانٹ کر یاد کروائیے۔ جس جس طرح ممکن ہو سکے، ماں باپ کی عظمت اور خاص طور پر ماں کی خدمت کو ذہن نشین کروائیے کیونکہ معاشرے میں لوگوں کا پھلنا پھولنا بھی گھر کی خوشیوں سے ہی جڑا ہوا ہے۔

رشتوں کی اہمیت

رشتوں میں سب سے اہم رشتہ ماں باپ کا ہے اور ان دونوں میں سے بھی ماں کا رشتہ زیادہ اہم ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بار بار حکم دے کر والدین کے رشتے کی اہمیت بتا دی ہے۔

احادیث

اس رشتے کی اہمیت کے متعلق سات احادیث سبق میں شامل کی گئی ہیں، انھیں پڑھ کر سنائیے، سمجھائیے اور دو حصّوں میں تقسیم کر کے زبانی یاد کروائیے۔

ہو سکے تو یہ احادیث نمایاں طور پر لکھ کر جماعت میں موجود سافٹ بورڈ پر لگائیے۔
ان احادیث کو ایک پیراگراف کی شکل میں ''ماں باپ'' پر مضمون لکھوانے میں استعمال کروائیے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۶۲ پر دی گئی مشق کے سوالات حل کروائیے۔

۱۔ جزوی سوالات (i) تا (v) زبانی حل کروا کر کتاب اور کاپی میں لکھوائیے۔ جہاں ضرورت ہو مدد کیجیے۔
۲۔ ماں کے حقوق پر ایک مختصر مضمون لکھوائیے۔ بچّے یہ مضمون احادیث کی مدد سے یا اپنی ذاتی کوشش سے لکھ سکتے ہیں۔
۳۔ ''ماں کے پاؤں کے نیچے جنّت ہے'' اسے زبانی سمجھائیے۔ پھر بچّے جو کچھ سمجھ سکیں اسے لکھوا لیجیے۔ لکھنے میں کوئی بھی دشواری ہو تو مدد کیجیے۔
۴۔ فلو چارٹ زبانی کروائیے۔ پھر بچّے خود اسے کتاب اور کاپی میں مکمل کریں۔
۵۔ (i) سے (iii) تک سوالات پہلے زبانی کروائیے، پھر بچّے لکھیں۔

پراجیکٹ

کتاب کے صفحہ ۶۳ پر دیا گیا پراجیکٹ ہدایات برائے اساتذہ کے مطابق مکمل کروائیے۔

وقت کی پابندی

ہمارے معاشرے میں وقت کی پابندی مفقود ہو چکی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بچپن ہی سے کچّے ذہنوں میں وقت کی پابندی کی اہمیت راسخ کردی جائے۔ قوموں کی ترقی کا ایک راز وقت کی اہمیت کو سمجھنا اور وقت ضائع نہ کرنا بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں وقت کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔
تین کہاوتیں بورڈ پر لکھ کر پڑھیے اور ان کے معنی سمجھائیے۔
۱۔ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا ۲۔ وقت قیمتی ہے ۳۔ وقت کم ہے مقابلہ سخت
بچّوں سے پوچھ کر دیکھیے کہ وہ ان کہاوتوں کے کیا معنی سمجھتے ہیں۔ ایک اچھے انسان اور مسلمان کو ایک ایک لمحہ قیمتی سمجھنا چاہیے کیونکہ وقت کا کھونا بہت بڑا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر ہر لمحے کا جواب دینا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسان کو دکھا دیا ہے کہ ہر چیز وقت کے حساب سے چلتی ہے۔ مثلاً سورج وقت پر نکلتا ہے، چاند وقت سے نکلتا ہے، گرمی اور سردی وقت کے حساب سے آتی ہیں، موسم کا بدلنا، پھلوں اور فصلوں کا ایک خاص وقت میں اُگنا، نماز کا وقت پر ادا کرنا، روزے کے لیے سحری وقت پر ختم کرنا اور وقت پر افطار کرنا، سب مسلمانوں کی تربیت ہے کہ وہ وقت کے حساب سے چلنا سیکھیں اور وقت کی اہمیت کو جانیں۔

نوٹ: اساتذہ کتاب کے صفحہ ۶۴ کے متن کو بلند آواز سے پڑھیں، جس جس طرح ہو سکے وقت کی اہمیت کو اجاگر کرتے رہیں۔ فطرت اور قدرت نے اشارے دے کر سمجھا دیا ہے کہ وقت کی کیا اہمیت ہے اور اسے ضائع نہ کرنے کے کیا کیا فائدے ہیں۔ جو قومیں وقت کی قدر کرتی ہیں، وہ بڑے بڑے کام اور ترقی کرتی ہیں اور دنیا میں نام پیدا کرتی ہیں۔

یہ پورا صفحہ پڑھ کر سنائیے اور مختلف سوالات پوچھیے، جیسے:

۱۔ وقت کی اہمیت قدرت نے کیسے سکھائی؟

۲۔ فطرت یا قدرت نے ہمیں کیا سکھایا؟

۳۔ طالب علم کو کس کس طرح وقت کی پابندی ضروری ہے؟

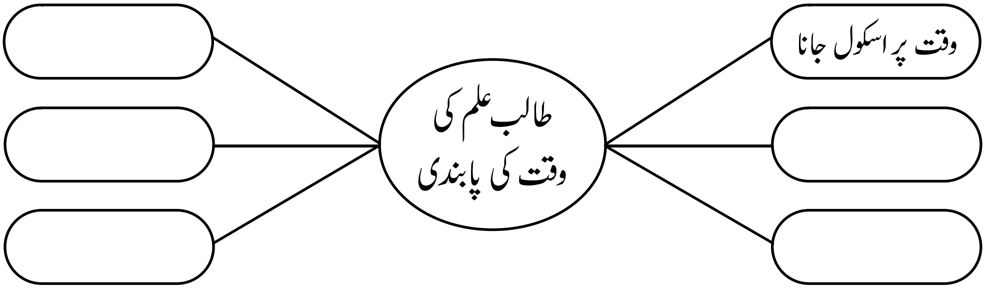

۴۔ رمضان کا مہینہ ہمیں وقت کی پابندی کی تربیت کیسے دیتا ہے؟

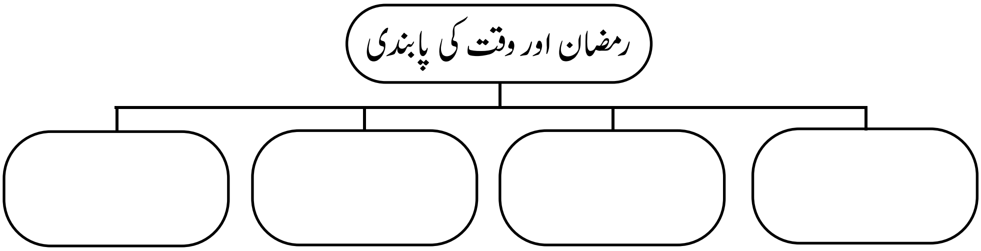

کتاب کے صفحہ ۶۵ پر دیے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو خوب اچھی طرح سمجھائیے۔ کون سی دو قیمتی چیزیں انسان آسانی سے ضائع کرتا ہے اور پھر کیا نقصان اٹھاتا ہے۔
اس عنوان پر گفتگو کیجیے۔ بچّوں کو بھی اظہار رائے کا موقع دیجیے اور دیکھیے کہ بچّے اس بات کا کیا مطلب سمجھتے ہیں۔ انھیں سمجھائیے کہ وقت اور صحت کس آسانی سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ بچّے اس گفتگو میں دلچسپی لیں گے۔
بچّوں سے کہیے کہ وہ اپنا احتساب کریں اور دیکھیں کہ وہ کب کب اور کتنا وقت ضائع کرتے ہیں اور یہ سمجھیں کہ وقت ضائع نہ کرنا کیوں ضروری ہے اور اس کے فوائد کیا ہیں۔ جو لوگ وقت کو مدنظر رکھ کر کام کرتے ہیں وہ باآسانی بہت سا کام کر لیتے ہیں جسے دیکھ کر دوسرے حیران رہ جاتے ہیں۔

وقت اور منظّم زندگی

ہمارے مذہب نے ہمیں وقت کی پابندی کی بڑی خوبصورتی سے تربیت دی ہے۔ وقت کی پابندی سے کام آسان عمدگی اور اطمینان سے ہوتے ہیں، ہمیں شرمندگی اُٹھانی نہیں پڑتی۔ بدسلیقہ، خراب اور غیر معیاری کام وقت کی کمی کے باعث ہوتے ہیں۔ اساتذہ وقت اور منظّم زندگی کے ذیل میں لکھا ہوا پیراگراف بلند آواز سے پڑھ کر سنائیں اور چند سوالات کریں۔ مثلاً

۱۔ اسکول میں وقت کی پابندی کس کس طرح ہوتی ہے اور اس کے کیا فائدے ہیں؟
۲۔ وقت کی پابندی نہ کرنا کس کس طرح تکلیف دیتا ہے؟
۳۔ جو لوگ وقت ضائع کرتے ہیں وہ پیچھے کیسے رہ جاتے ہیں؟
۴۔ قدرت نے وقت کی پابندی فطرت کی کس کس چیز کے ذریعے سکھائی ہے؟

ہم نے کیا سیکھا؟

کتاب میں دیا گیا یہ پیراگراف بھی پڑھیے اور جہاں جہاں ضرورت پڑے، تشریح کیجیے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۶۶ پر دیے گئے سوالات حل کروائیے۔
۱۔ ذیلی سوالات (i) سے (v) تک زبانی طور پر حل کروانے کے بعد تحریری جوابات لکھوائیے۔

۲۔ مختصر مضمون لکھوائیے۔ امید ہے اتنی دفعہ بتانے اور سمجھانے کے بعد بچّے اب یہ مضمون خود لکھ سکیں گے۔
۳۔ سستی اور کاہلی کے برا ہونے کی چار وجوہات لکھوائیے۔
۴۔ وقت کی اہمیت پر سبق پڑھنے کے بعد اب چھٹی کا دن کیسے گزارنا چاہیں گے؟ چند باتیں لکھوائیے۔

پراجیکٹ

اساتذہ کتاب کے صفحہ ٦٧ پر دیے گئے پراجیکٹ کو عملی جامہ پہنائیں۔

وطن اور اہلِ وطن سے محبّت

بچّوں کو بتائیے کہ ہم پہلے کئی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسلام دینِ عمل ہے اور زندگی کے ہر معاملے کے بارے میں علم دیتا ہے اور سکھاتا ہے کہ کس کس طرح زندگی گزارو۔ نماز، روزہ اور دیگر عبادات کے علاوہ ہماری بول چال، لباس، دوستی، پڑوسی، غریبوں کی مدد غرض ہر حال کے بارے میں اسلام نے ہدایات دی ہیں۔
ہمارے مذہب نے محبّت اور نرمی کا سبق دیا ہے۔ ہر انسان سے عزت و محبّت کے ساتھ پیش آنا ضروری ہے۔ اسلام لڑائی جھگڑا اور فساد پسند نہیں کرتا۔
انسان جس ملک میں پیدا ہوتا ہے، پلتا بڑھتا ہے، جہاں اس کے رشتے دار، دوست احباب ہوتے ہیں، وہی اس کا وطن ہوتا ہے۔ ایک انسان کو وطن سے اتنا ہی پیار ہونا چاہیے جتنا کسی کو اپنی ماں سے ہوتا ہے۔
ہمارا وطن پاکستان ہے۔ اس سے محبّت کرنا اور اس میں رہ کر ایمان داری سے محنت کرنا ضروری ہے۔ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ اس کام سے ہمارے ملک کو کوئی نقصان تو نہیں۔ جب تک ہر فرد، ہر بچّہ، بڑا، بوڑھا، جوان ملک سے محبّت نہ کرے، ملک کی خوش حالی اور ترقی ممکن نہیں۔
ملک کی فکر اسے ہوتی ہے جو اس کا وفادار ہو۔ اسلام میں وفاداری، خلوص اور محبّت کی بڑی تاکید ہے۔
مذہب کی اس تعلیم کو بچّوں کی روزمرہ زندگی سے جوڑیے کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو اللہ اور رسول ﷺ سے وفاداری کا وعدہ کرتے ہیں، اس وعدے کے بعد ہم اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسلام ماں کے احترام اور اس سے وفاداری کا بار بار حکم دیتا ہے تو ظاہر ہوا ہے اسلام میں وفاداری کی خاص اہمیت ہے۔ اس وفاداری کا ثبوت مکہ کے مسلمانوں کی مدینہ ہجرت کے وقت بھی ملا کہ مدینہ کے لوگوں نے وفاداری کی بہترین مثال دکھائی۔ مہاجرین سے بہت محبّت، عزت اور مدد کا رویّہ اختیار کیا۔

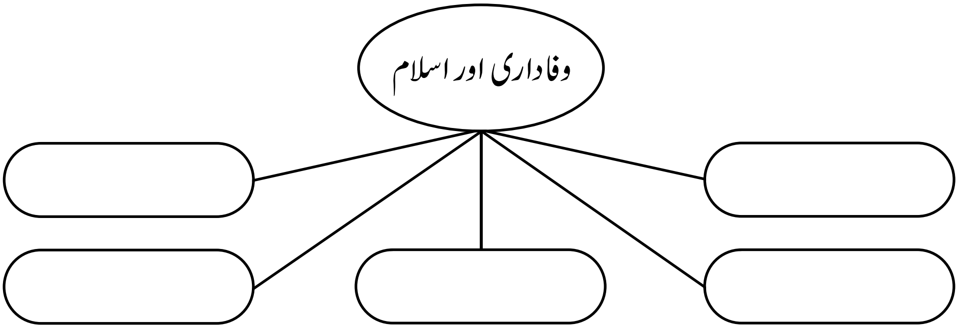

طلبا وفاداری سے متعلق نکات ڈھونڈ کر فلو چارٹ تیار کریں۔

نوٹ : اساتذہ کتاب کے صفحہ ۶۸ پر درج سبق کا متن بلند آواز سے پڑھیں اور بچّوں کو سمجھائیں۔ کتاب کے صفحہ ۶۸ پر پاکستان کا نقشہ دیا ہوا ہے اس میں تمام صوبے دکھائے گئے ہیں۔ بچّوں سے ان کے متعلق سوالات کیجیے اور کوشش کیجیے کہ موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے صوبائی عصبیت کے نقصانات کھل کر سامنے آئیں۔ یہ بتائیے کہ ہر صوبہ ملک کا حصّہ ہوتا ہے۔ صوبوں کے تمام لوگوں کو مل کر ملک سے محبّت کے ساتھ زندہ رہنا چاہیے۔ ایک صوبے کے لوگوں کو دوسرے صوبوں کے لوگوں سے نفرت نہیں کرنی چاہیے۔

کتاب کے صفحہ ۶۹ کے پہلے دو پیراگراف پڑھ کر سنایئے۔ بچّوں کو سمجھایئے کہ وطن سے وفاداری ''فرض'' کیوں ہے؟ وطن کو ''دھرتی ماں'' کیوں کہا گیا ہے؟

ماں اور دھرتی ماں دونوں سے محبّت ضروری ہے۔ دھرتی ماں، ہماری ماں کی طرح رزق دیتی ہے، تعلیم دیتی ہے، رہنے کو گھر دیتی ہے، اس دھرتی پر ہم چلتے پھرتے ہیں اور بڑے ہوتے ہیں۔

اہم بات

وطن سے وفاداری ایک ایسی بات ہے جو ہمارے چاروں طرف سکون، چین اور خوشیاں بکھیرتی ہے۔ ایک ملک میں رہنے والے خواہ وہ کسی مذہب کے بھی ماننے والے ہوں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان پر ایک دوسرے کی ذمہ داری ہے اور خدا نہ کرے، اگر کبھی دشمن حملہ کرے تو سب اکٹھا اور ایک ہو کر دشمن سے لڑیں۔ اسی کو ''قومی اتحاد'' کہتے ہیں۔ مدینے کے رہنے والوں نے مہاجروں کے ساتھ جس طرح محبّت اور ہمدردی کا سلوک کیا وہ وفاداری، انسانیت اور خوش اخلاقی کی بہترین مثال ہے۔

کتاب کے صفحہ ۶۹ کے پہلے پیراگراف سے متعلق سوالات پوچھیے۔

۱۔ وطن کس جگہ کو کہتے ہیں؟

۲۔ شہری کون ہوتا ہے؟

۳۔ شہریوں کی ایک دوسرے پر کیا ذمہ داریاں ہیں؟

۴۔ دھرتی ماں کسے کہتے ہیں اور کیوں؟

۵۔ شہریوں کو وطن کے قوانین پر چلنا کیوں ضروری ہے؟

نوٹ: پاکستان کے بننے کی پوری تفصیل بچّوں کو سنائیے اور احساس دلائیے کہ کتنی جانی اور مالی قربانیوں کے بعد ہمیں ایک آزاد ملک ملا۔ اس سے محبّت اور وفاداری ہم پر لازم ہے ورنہ ہمارے بزرگوں کی قربانیاں ضائع ہوجائیں گی۔

سوالات: اعادہ

۱۔ پاکستان کیسے بنا؟

۲۔ ہمارے بزرگوں نے اس کے لیے کیا قربانیاں دیں؟

۳۔ اگر ہم اس ملک میں ساتھ رہ کر بھی آپس میں لڑیں گے تو اس کا انجام کیا ہوگا؟

فلو چارٹ مکمل کیجیے۔ سوچ کر لکھیے۔ آپ نے سبق میں تمام نکات پڑھے ہیں۔

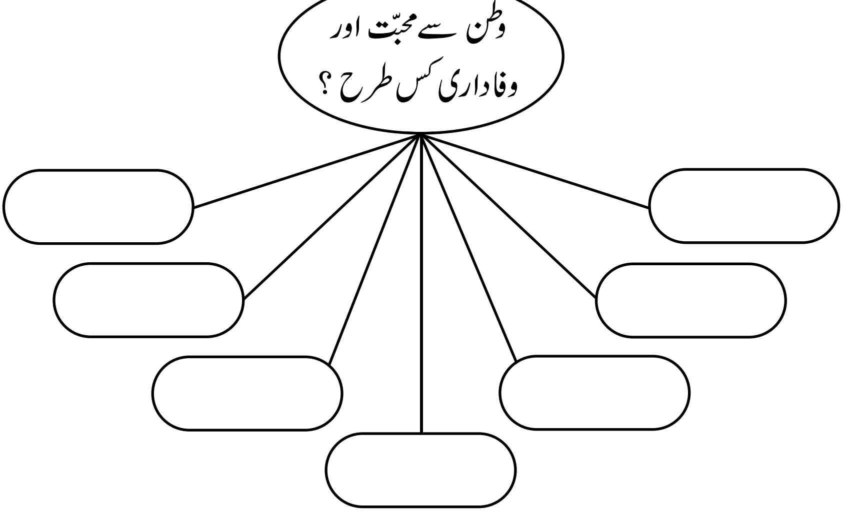

اساتذہ کتاب کے صفحہ ۶۹ کا آخری پیراگراف بلند آواز سے پڑھانے اور سمجھانے کے بعد خاص نکات یاد کروائیں۔

- اسلام وفاداری کا دین ہے۔
- مذہب اور وطن سے محبّت نہ کرنے والا مجرم ہے۔
- ہر شہری پر وطن کی حفاظت اور اس کے کام آنا فرض ہے۔
- کسی قوم کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہر پیشے کا آدمی ایمان داری سے کام کرے۔
- کسی بھی مشکل وقت میں اپنے وطن کے لیے اپنی جان و مال قربان کرنے کو تیار رہیں۔
- جو شخص اپنے وطن اور دین کی خدمت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے، اسے اللہ کی طرف سے سب سے بڑا انعام ملتا ہے جسے ''شہادت'' کہتے ہیں۔ جو انسان جان دیتا ہے اسے ''شہید'' کہتے ہیں۔ شہید جنتی ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔
- ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے اعمال کے ذریعے بہترین انسان، بہترین مسلمان اور بہترین شہری یعنی بہترین پاکستانی بنیں۔
- ہمارا جھنڈا ہمارے وطن کی نشانی ہے، اس کی عزت بھی ضروری ہے۔ کبھی بھی اپنے پرچم کو زمین پر مت چھوڑیئے۔ اسے ہمیشہ اونچا رکھیے۔
- ہر وہ کام جس سے ملک وملت کی بدنامی ہو، کبھی نہ کیجیے۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۷۰ پر دیے گئے سوالات (i) سے (v) کے جوابات لکھوانے سے پہلے زبانی حل کروالیجیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ اس کے بعد سوالات کے جوابات بچّے خود تحریر کریں۔

۲۔ کام تھوڑا سا طویل اور مشکل ہے، بچّوں کی مدد سے اساتذہ وفاداری کے معنی بورڈ پر لکھیں جسے بچّے بورڈ سے کاپی اور کتاب میں نقل کرلیں۔

۳۔ وفاداری سے متعلق نکات پر زبانی بات چیت کے بعد ان جملوں کے متعلق مزید لکھیے۔

۴۔ بچّے جملے خود پڑھیں اور درست یا غلط کا نشان لگائیں۔

پراجیکٹ

کتاب کے صفحہ ۷۱ پر دیے گئے پراجیکٹ پر کام کروائیے۔ یہ ایک بہت کارآمد سرگرمی ہے۔

خدمتِ خلق

اساتذہ بچّوں کو ''خدمت خلق'' کے معنی سمجھائیں۔ خلق معنی مخلوق ، اللہ کی بنائی ہوئی زندہ چیزیں جن میں جانور اور انسان شامل ہیں۔

خدمتِ خلق کے معنی عام طور پر انسانوں کی خدمت کرنے ، ان کا خیال رکھنے اور ان کی مدد کرنے کے معنوں میں لیے جاتے ہیں۔ اسلام میں بہت سی پیاری باتوں کے علاوہ ''خدمتِ خلق'' کی بھی بہت اہمیت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اگر ایک مسلمان دکھ یا تکلیف میں ہو تو سارے مسلمانوں کو اس کا دکھ ہونا چاہیے اور مدد کے لیے حاضر ہوجانا چاہیے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ سے پیار ہو اور اس کے غضب کا ڈر ہو۔ بہترین مسلمان وہ ہے جو ایک اچھا انسان ہو اور دوسروں کی مدد کے لیے تیار رہتا ہو۔ ہمارے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر وقت لوگوں کی بھلائی اور خدمت کے لیے تیار رہتے تھے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار کرتا ہے ، اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے۔

نوٹ: اساتذہ صفحہ ۲۷ کا پہلا اور دوسرا پیراگراف بلند آواز سے پڑھ کر سنائیں اور سمجھائیں کہ خدمتِ خلق سے کیا مُراد ہے اور کون کون سے کام اس میں شامل ہیں۔

- اچھی باتیں سکھانا
- روپے پیسے اور مال و دولت سے مدد کرنا
- کسی دکھی کا دکھ کم کرنا
- بیمار کی خدمت کرنا
- بھوکوں کو کھانا کھلانا
- علم دینا
- کسی کو کوئی ہنر سکھانا
- بوڑھوں کی مدد کرنا

- جن لوگوں کے پاس پیسہ اور دولت ہے وہ مال و دولت سے اور جن کے پاس مال و دولت نہیں ہے وہ ہاتھ پاؤں یا اپنے علم سے دوسروں کی مدد کریں۔
- قدرتی آفات جیسے سیلاب ، زلزلہ ، بارش ، طوفان کے علاوہ قحط ، جنگ اور خانہ جنگی جیسے حالات میں اللہ کے بندوں کی مدد کرنا ، انھیں محفوظ مقام پر لے جانا ، کھانے پینے اور رہنے کا انتظام کرنا ، دوا اور علاج کی سہولت فراہم کرنا ، یہ سب خدمتِ خلق میں شامل ہے۔
- بڑے کاموں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کاموں سے بھی خدمتِ خلق ہو سکتی ہے۔ مثلاً راستے سے پتھر اور کانٹے وغیرہ ہٹانا ، راستے سے ٹوٹے ہوئے شیشے یا اور نقصان دہ سامان ہٹا کر راستہ صاف کرنا۔

- آپ کسی بس میں بیٹھے ہوں اور کوئی بوڑھا آپ کے پاس کھڑا ہو تو فوراً اٹھ کر اپنی جگہ پر اسے بٹھانا۔
- کوئی بوڑھا مرد یا عورت بھاری سامان اُٹھا کر چل رہا ہو تو اس کا سامان خود اُٹھا کر اس کی مدد کرنا۔
- سڑک پر یا کسی اور جگہ کوئی حادثہ ہوگیا ہو تو زخمی کی مدد کرنا، اسے قریبی ہسپتال یا ڈاکٹر تک پہنچانا۔
- کسی نابینا یا بوڑھے کو سڑک پار کرانا۔
- بیمار کی عیادت کو جانا، اسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کے لیے مہیا کرنا۔
- کسی کا انتقال ہوگیا ہو تو اس کی تدفین وغیرہ میں حصّہ لینا۔

کتاب کے صفحہ ۴۲ پر دی گئی تصویر کے متعلق گفتگو کر کے مددگار الفاظ بورڈ پر لکھیے اور بچّے اس کے متعلق چند سطریں لکھیں۔

''زید کی چھوٹی سی خدمت'' اور'' بیماروں کی عیادت''

کتاب کے صفحہ ۴۳ پر دیے گئے سبق کے اس حصّے کو پڑھ کر سنائیے اور بچّوں کو سمجھائیے۔

پھر بچّوں سے کہیے کہ ہر بچّہ اپنی کوئی بھی نیکی جو اس نے کی ہو، اپنی کاپی میں لکھے۔ جیسے کسی بیمار رشتہ دار یا دوست کی عیادت کرنے کب گئے، بیمار کے لیے کیا کہا کہ وہ خوش ہو اور عیادت کرنے والے کو ثواب ملے۔

نوٹ: بچّوں کو بتائیے کہ اسلام نے قدم قدم پر چھوٹی چھوٹی نیکیاں پھیلا رکھی ہیں۔ ہر بچّے اور بڑے کو چاہیے کہ وہ یہ نیکیاں سمیٹنے کی کوشش کرے۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۴۷ پر دیا گیا ہر ذیلی سوال تشریح طلب ہے، اس لیے پہلے ہر سوال زبانی کروائیے۔ جواب واضح کرنے کے بعد بچّوں سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ جواب لکھ لیں گے، جہاں اور جسے مدد کی ضرورت ہو، کیجیے۔

۲۔ ہر شہر میں خدمتِ خلق کے ادارے ہوتے ہیں، اس سوال میں ایسے ہی اداروں کے نام پوچھے گئے ہیں، وہ لکھوائیے اور بورڈ پر لکھیے۔ ممکن ہے بچّوں کو دشواری پیش آئے، ضرورت ہو تو اُن کی مدد کیجیے۔

۳۔ خدمتِ خلق کن کاموں کو کہا جا سکتا ہے؟ لکھوائیے۔

اسی صفحے پر ''ہدایات برائے اساتذہ'' میں دی گئی سرگرمی کروائیے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس کس طرح خدمتِ خلق کرتے تھے؟ ان کاموں کی فہرست بنائیے۔ اُمید ہے کہ یہ سرگرمی بہت ہی دلچسپ رہے گی۔

آدابِ مجلس

نوٹ: یہاں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ بتایا جائے ، ''مجلس'' کے کیا معنی ہیں۔ دراصل کسی بھی محفل یا مجمع کو مجلس کہتے ہیں۔ جس طرح گھر میں رہنے ، بات چیت کرنے اور سڑک پر چلنے کے آداب ہوتے ہیں اسی طرح اسلام نے مسلمانوں کو محفل یا مجمع میں اُٹھنے بیٹھنے اور بول چال کے آداب سکھائے ہیں ۔

اسلام وہ دین ہے جس نے ہمیں ہر ہر حرکت اور موقع کے آداب بتائے ہیں۔ مجلس کسی خوشی کے موقع پر بھی ہوسکتی ہے اور کسی پریشانی یا دکھ کے موقع پر بھی۔ ان میں سے ہر محفل کے آداب بھی مختلف ہیں۔ خوشی کے موقع پر تو آپ ہنسیں ، بولیں ، مذاق کریں کسی کو بُرا نہیں لگتا لیکن غم کے موقع پر اگر آپ قہقہے لگائیں گے اور مذاق کریں گے تو سب کو بُرا محسوس ہوگا ، مجلس یا محفل کی قسمیں یہ ہیں:

- خوشی کی مجلس
- غم کی مجلس
- اللہ کے ذکر ، قرآن و تبلیغ کی مجلس
- معاشرے کے کسی مسئلے کی مجلس

نوٹ: یہ نکات زبانی یاد کروایئے اور گفتگو کے ذریعے بتایئے کہ ان میں سے ہر محفل میں حاضرین سے کس طرح کے رویے کی امید کی جاتی ہے۔

اہم بات

مجلس کے دعوت نامے پر جگہ کا پتا ، تاریخ اور وقت لکھا ہوا ہوتا ہے۔

نوٹ: پڑھے لکھے ، تمیزدار لوگوں سے اُمید ہوتی ہے کہ وہ دیے گئے پتے پر اس تاریخ پر بروقت پہنچیں کیونکہ وقت کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

ہماری قوم میں وقت کی قدر نہ کرنا ایک بڑی بُرائی ہے۔ یہ عادت یا عمل بے پروائی ، بے خبری و سستی کی علامت ہے۔ یہ بدتہذیبی اور سستی آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔

آدابِ محفل اور زندگی کے ہر شعبے کی روشن مثال نبی کریم ﷺ کی زندگی سے ملتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ہر عمل قرآن کے مطابق، مثالی اور اعلیٰ ہے، اس لیے ہمیں سیرتِ طیبہ کی مثال سامنے رکھنی ہے۔

چند اہم باتیں

- وقت کی پابندی کرنا
- اگر نماز یا قرآن و حدیث کی یا اور کوئی محفل ہے تو لوگوں کو دھکا دے کر کودتے پھاندتے آگے پہنچنے کی کوشش کرنا بھی آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔ محفل میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیے۔
- اگر کہیں فرشی نشست کا انتظام ہو تو اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ کود پھاند کر آگے نکلنے کی کوشش نہ کیجیے۔
- محفل میں ضرورت سے زیادہ تیز آواز میں بات کرنا بھی غلط ہے۔
- محفل میں سرگوشیاں کرنا یعنی کسی کے کان میں چپکے چپکے بات کرنا بھی مجلس کے آداب کے خلاف ہے۔

بلند خوانی

اساتذہ صفحہ ۵۷ پر متن کے پہلے دو پیراگراف کی بلند خوانی کریں اور ساتھ ساتھ اہم نکات سمجھاتے رہیں۔ چھوٹے چھوٹے سوالات کیجیے تاکہ معلوم ہو کتنے بچّے غور سے سن رہے تھے۔

۱۔ مجلس کے کیا معنی ہیں؟
۲۔ کیا ہر قسم کی مجلس میں ایک ہی طرح کے آداب ہوتے ہیں؟
۳۔ ہمیں کس مذہب نے مجلس کا سلیقہ سکھایا؟
۴۔ آدابِ محفل سیکھنے کے لیے ہمارے پاس ماڈل یا مثال کون ہے؟
۵۔ کیا محفل میں زور زور سے بولنا یا کان میں سرگوشی کرنا اچّھی بات ہے؟
۶۔ کیا محفل میں اچّھی جگہ حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کو دھکا دینا یا پھلانگنا درست عمل ہے؟
۷۔ کسی محفل کے دعوت نامے پر کیا خاص باتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں؟
۸۔ مجلس یا محفل میں پہنچنے کے لیے سب سے ضروری بات کیا ہے؟

نوٹ: کتاب کے صفحہ ۵۷ پر متن کے تیسرے پیراگراف میں نبی کریم ﷺ کے آداب محفل و مجلس کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے۔ اگلے صفحے پر دیا گیا فلو چارٹ اسی پر مبنی ہے۔

نبی کریم ﷺ اور آدابِ محفل

- عمدہ الفاظ استعمال کرتے۔
- نرم لہجے میں بات کرتے۔
- آواز دھیمی ہوتی۔
- ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے۔
- بات کو سمجھا کر اور صاف لہجے میں کرتے۔
- کسی مخاطب کی بات پوری توجہ سے سنتے۔
- بات کرنے والے کی طرف منھ موڑ لیتے تا کہ اسے اطمینان ہو کہ اس کی بات سنی جا رہی ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا تمام نکات کو زبانی یاد کروائیے۔

چند اہم باتیں

اوپر دی گئی تمام باتوں کے علاوہ محفل میں چھوٹوں اور بڑوں میں تمیز رکھنا ضروری ہے۔ بڑوں سے بہت ادب سے اور چھوٹوں سے شفقت اور محبّت کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔

آدابِ گفتگو سے متعلق درج ذیل حدیث یاد کروائیے۔

''جو شخص اپنی زبان کو قابو میں رکھے گا وہ جنّت میں جائے گا۔''

محفل کس طرح کی ہے سنجیدہ، غم کی یا خوشی کی، لباس بھی اسی کی مناسبت سے ہونا چاہیے، جسم کی صفائی کے ساتھ ساتھ لباس کی صفائی بھی ضروری ہے۔ لہٰذا خوشبو لگائیے، نیز جسم سے اور منھ سے بو نہیں آنی چاہیے۔

نوٹ: بچّوں کی مدد کیجیے اور نبی کریم ﷺ کے اندازِ گفتگو پر چند سطور لکھوائیے۔

پراجیکٹ

کتاب صفحہ ۷۶ پر دیا گیا پراجیکٹ اور دوسری سرگرمی مکمل کروائیے، اس سے سبق دلچسپ ہو جائے گا۔

سادگی

بچّوں سے بات چیت کرکے پوچھیے کہ وہ لفظ ''سادگی'' کا کیا مطلب سمجھتے ہیں۔ مختلف مثالیں دیجیے کہ ہمارے معاشرے میں سادگی سے دوری اور بناوٹ کے سبب کیا کیا خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

سادگی انسان کو مشکلات سے بچاتی ہے۔ سادگی مسلمان کی پہچان ہے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے۔ مسلمان کو وقت یا دولت ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ دکھاوا اللہ تعالیٰ کو نا پسند ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبّت رکھتے ہیں اور دنیا کی اصلیت جانتے ہیں وہ سادہ زندگی ہی اختیار کرتے ہیں۔ درج ذیل حدیث یاد کروائیے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔''

نبی کریم ﷺ کی سادگی کی مثالیں

- اپنا سارا کام خود کرتے۔
- محلے پڑوس کے لوگوں کے بھی کام کرتے۔
- کپڑے خود دھوتے۔
- بکریوں کا دودھ دوہتے۔
- امہات المومنین رضی اللہ عنہا نے کبھی سونے اور چاندی کے زیورات نہیں پہنے۔
- زندگی بھر آپ ﷺ نے سادہ کھانا کھایا۔
- کبھی قیمتی اور ریشمی لباس نہیں پہنا۔
- مسجدِ نبوی کی تعمیر میں زمین کی کھدائی کی اور خود اینٹیں اٹھائیں۔
- چٹائی پر سوتے۔

سادگی سے متعلق چند اہم نکات یاد کروائیے:

- دکھاوا نہ کرنا۔
- شیخی نہ مارنا۔
- غرور نہ کرنا۔

- دوسروں سے مقابلہ کر کے قیمتی چیزیں اکٹھا نہ کرنا۔
- نبی کریم ﷺ کے گھر میں کبھی کسی نے قیمتی چیزیں استعمال نہیں کیں۔

نتیجہ

- ہر مسلمان کو دین کی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کی زندگی کے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔
- سادہ زندگی بہت سی تکالیف سے بچ جانے کا بہت ہی اچھا طریقہ ہے۔
- ہر مسلمان کو خرچ کرنے اور بچت کرنے میں توازن رکھنا ضروری ہے۔
- انسان نہ فضول خرچ ہو اور نہ ہی کنجوس ہو۔
- اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والے انسان کو پسند نہیں فرماتا۔
- اپنی کمائی کا ایک خاص حصّہ غریبوں پر خرچ کرنا ضروری ہے۔
- دکھاوے کی عبادت، سجاوٹ اور دوسروں کو اپنا مال دکھا کر مرعوب کرنا، یہ سب ناپسندیدہ کام ہیں۔
- دکھاوے کی زندگی معاشرے میں سود، قرض، رشوت اور رزقِ حرام کھانے کا سبق دیتی ہے۔
- مقابلے اور نمائش کی زندگی انسان کو حاسد بناتی ہے۔

نوٹ: اُوپر دیے گئے تمام نکات زبانی یاد کروائیے

کتاب کے صفحہ ۷۷ پر دیا گیا پورا متن بلند آواز سے پڑھیے۔ ان سب کاموں کے بعد بچّوں سے پوچھیے کہ ''سادہ زندگی'' کیا ہوتی ہے؟

کتاب کے صفحہ ۷۸ پر درج سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۲۹ اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنائیے، سمجھائیے اور یاد کروائیے۔ اس آیت کے ترجمے کا نچوڑ میانہ روی کی تعلیم ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد بھی زبانی یاد کروائیے۔

قرآن مجید کی تعلیم یہ ہے کہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، ان سے فائدہ اُٹھاؤ۔ نعمتوں سے فائدہ نہ اُٹھانا اور کنجوسی کرنا بھی ناپسندیدہ عمل ہے۔

اس حوالے سے کتاب میں درج نبی کریم ﷺ کا ارشاد یاد کروائیے۔

''میانہ روی اور اعتدال پسندی'' کے معنی مثالوں سے سمجھائیے۔ نبی کریم ﷺ کا لباس، کھانا پینا، اوڑھنا بچھونا، گھر، رہنا سہنا، سب ہمیں سادگی کی تعلیم دیتے ہیں اور ہمیں اسی کے مطابق چلنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کو

لوگوں نے بادشاہوں کے عیش، محلوں اور ان کے قیمتی لباس کی مثالیں دیں، لیکن حضور ﷺ کو کسی کی پروا نہ تھی، آپ ﷺ اللہ کو راضی کرنے والے تھے۔

اُوپر دیے ہوئے نکات کو زبانی یاد کروائیے۔

مشق

۱۔ تینوں ذیلی سوالات زبانی حل کروا کر جوابات کتاب اور کاپی میں لکھوائیے۔

۲۔ سوال کے جواب کے لیے پہلے بات چیت کے ذریعے ساری باتیں دہرالیں، پھر بچّے وہ نکات لکھیں۔ یہ ''سادگی'' کے متعلق ایک چھوٹا سا مضمون بن جائے گا۔

۳۔ صحیح اور غلط کے پانچوں جملوں کو زبانی حل کروا کر بچّوں کو خود کام کرنے دیجیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

- حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بہت جلیل القدر پیغمبر ہیں۔
- آپ مصر میں فرعون کے زمانے میں پیدا ہوئے۔
- اس دور میں بنی اسرائیل فرعون کے غلام تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل نجومیوں نے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو تیری بادشاہت چھین لے گا۔
- فرعون نے اسی وجہ سے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر لڑکے کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔
- جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو یہی خطرہ تھا لہٰذا ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اس خطرے سے بچنے کے لیے اُنھیں صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں ڈال دیا۔

اس بات کے بارے میں سورۃ القصص کی آیت کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

کتاب کے صفحہ ۸۰ کا آخری پیراگراف پڑھ کر سنائیے۔

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن دریا کے ساتھ ساتھ چل کر دیکھ رہی تھی کہ صندوق بہہ کر کہاں جاتا ہے۔
- فرعون کی ملکہ بی بی آسیہ دریا کے کنارے سیر کر رہی تھیں ، انھوں نے صندوق دیکھا تو اُسے دریا سے نکلوا لیا۔
- صندوق کھولا گیا تو اُس میں سے ایک خوبصورت بچّہ نکلا۔
- فرعون کو جب معلوم ہوا تو اس بچّے کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔
- بی بی آسیہ نے فرعون سے درخواست کی ، بچّے کو نہ مارا جائے شاید بڑے ہو کر یہ ہمارے کام آئے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کے لیے مختلف دائیاں بلائی گئیں ، اسی میں ان کی والدہ پہنچیں تو انھیں دودھ پلانے کے لیے رکھ لیا گیا اوراس طرح اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔
- فرعون ہر وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شک کرتا تھا۔
- اس نے ایک دفعہ ان کی معصومیت کا امتحان بھی لیا۔

- جب جوان ہوئے تو اتفاق سے ایک آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہو گیا تو جس پر فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی باتیں ہونے لگیں۔
- محل کے ایک شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس معاملے کی خبر دے دی اور کسی دوسری جگہ چلے جانے کا مشورہ دیا۔ لہٰذا آپ پھر مدین چلے گئے۔

نوٹ : دیے گئے تمام نکات ذہن نشین کروائیے۔

مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قیام

کتاب کے صفحہ ۸۲ سے پیراگراف کو کہانی کے طور پر پڑھ کر سنائیے اور مندرجہ ذیل نکات زبانی یاد کروائیے۔

- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں ایک کنویں پر لڑکیوں کے مویشیوں کو پانی پلایا۔
- یہ دونوں لڑکیاں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں تھیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اپنی باتیں بتائیں۔
- حضرت شعیب علیہ السلام نے انھیں تسلی دی۔
- حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک بیٹی کی شادی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس وعدے پر کر دی کہ وہ آٹھ سال تک اُن کی خدمت کریں گے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام وعدے کے مطابق حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چراتے رہے۔

سوالات

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کیوں گئے؟

۲۔ مدین میں کیا واقعہ پیش آیا؟

۳۔ حضرت شعیب علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس طرح پیش آئے؟

۴۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا وعدہ لیا؟

اللہ تعالیٰ سے کلام

اساتذہ اس عنوان کے ذیل میں دیے گئے دونوں پیراگراف بچّوں کو پڑھ کر سنائیں۔ بہت دلچسپ معلومات ہیں جنھیں بچّے غور سے سنیں گے۔ بچّوں کو بتائیے کہ صفحہ ۸۲ پر کوہِ طور کی تصویر ہے۔

سوالات

۱۔ دس سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر کہاں چلے گئے؟

۲۔ رات کہاں گزاری؟

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا نظر آیا؟

۴۔ وہ گھر والوں سے کیا کہہ کر گئے؟

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب وہاں پہنچے تو انھیں کیا آواز آئی؟

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (لاٹھی) کیا بن گیا؟

۷۔ خالقِ کائنات نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دوسرا حکم کیا دیا؟

۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کیا مانگا؟

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کی مدد کیوں مانگی؟

۱۰۔ کون سے دو معجزات پیش آئے؟

نوٹ: اس واقعہ کو چند بچّوں سے زبانی بھی سنیے تاکہ معلوم ہو کہ بچّوں کو سارے حقائق یاد ہوئے یا نہیں۔

بچّوں سے گفتگو کیجیے۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور معجزات

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ یا خاص تحفہ

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ کی خاص رحمت

۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ

۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات

یہ سب کام زبانی کیجیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو تبلیغ

یہ پیراگراف اساتذہ پڑھ کر سنائیں اور نکات کو زبانی یاد کروائیں۔

- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے مصر جانے کے بعد فرعون کو اللہ کا پیغام دیا۔

- بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کی بات کی۔
- نشانی دکھائی، اپنا عصا (لاٹھی) زمین پر پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا۔
- جب اژدھے پر ہاتھ رکھا تو وہ عصا بن گیا۔
- اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالا تو وہ چمکنے لگا۔
- جب دوبارہ ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ پہلے جیسا ہو گیا۔
- فرعون نے اس معجزے کو جادو قرار دیا۔
- فرعون نے کہا کہ ایک اونچا محل بناؤ جہاں سے میں موسیٰ (علیہ السلام) کے خدا کو دیکھ سکوں۔

سوالات

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کیا کیا نشانیاں دکھائیں؟

۲۔ فرعون نے ان باتوں کو کیا کہا؟

۳۔ کیا فرعون نے اللہ کے کلام کو قبول کیا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ

- جادوگروں نے اپنے کمالات دکھائے، رسیوں کو پھینکا تو وہ سانپوں کی طرح چلنے لگیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا، وہ اژدھا بن کر سب سانپوں کو کھا گیا۔

خاص بات

- تمام جادوگر یہ معجزہ دیکھ کر بول اٹھے، ہم موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔

فرعون غرق ہو گیا

یہ نہایت دلچسپ واقعہ ہے۔ اساتذہ اسے بلند آواز سے پڑھ کر سنائیں اور یہ بات ذہن نشین کروائیں کہ جب جب لوگوں نے نبیوں کی بات نہ مانی اور نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے مقررہ مدت تک مہلت دینے کے بعد نافرمانوں کو عذاب میں مبتلا کر کے غارت کر دیا۔

نکات زبانی یاد کیجیے۔

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی سال تک فرعون کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن وہ ایمان نہ لایا۔
- اس دوران مصر میں بہت سے عذاب آئے۔
- اللہ نے حکم دیا اور موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر نکل گئے۔
- فرعون کو خبر ہوئی تو وہ بھی اپنا لشکر لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے نکل پڑا۔
- سمندر کے پاس پہنچ کر اللہ کے حکم کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانی میں عصا مارا تو سمندر پھٹ گیا اور درمیان میں راستہ بن گیا جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لوگ چل پڑے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے فرعون بھی سمندر میں بنے اسی راستے پر چل پڑا۔
- اللہ نے اسے سزا دی اور سمندر کا پانی پہلے کی طرح ملا دیا۔
- جب فرعون کے بچنے کا کوئی امکان نہیں رہا تو اُس نے ایمان لانے کا اقرار کیا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا، موت کو سامنے دیکھ کر ایمان لانا قابلِ قبول نہیں ہے۔

ایک بڑا سبق

ایمان کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ دیکھے بغیر ایمان لایا جائے۔ موت کو سامنے دیکھ کر توبہ کرنا اور ایمان لانا بیکار ہے۔

تشریح

بغیر دیکھے ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے:

- اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا، لیکن ایمان لے آئے۔
- فرشتوں کو نہیں دیکھا، ایمان لے آئے۔
- آخرت کی زندگی کو نہیں دیکھا، لیکن اس پر ایمان لے آئے۔

نوٹ: یہ بات زبانی یاد کروائیے۔

توریت کا نزول

- سمندر پار کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو صحرائے سینا میں ۴۰ دن کے لیے چھوڑ کر کوہِ طور پر چلے گئے اور وہاں توریت نازل ہوئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک غلام کو ساتھ لے کر اس مقام کی جانب چل دیے جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ راستے میں حضرت خضر علیہ السلام ملیں گے۔

- یاد رکھیے کہ حضرت خضر علیہ السلام ہمیشہ سفر کرتے رہتے ہیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غلام نے تھیلے میں ایک مچھلی راستے میں کھانے کی غرض سے ساتھ رکھ لی۔
- ایک چٹان کے پاس تھک کر بیٹھ گئے۔ اللہ کی قدرت سے مچھلی زندہ ہو کر سمندر میں چلی گئی۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کا غلام آگے چلے گئے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی مانگی تو غلام نے واقعہ بتایا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی مقام کی تلاش تھی کیونکہ وہیں حضرت خضر علیہ السلام کو ملنا تھا جہاں مچھلی زندہ ہوئی تھی۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس لوٹے تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم آپ کو سکھایا گیا ہے، میں اسے آپ کے ساتھ چند دن گزار کر سیکھوں گا۔
- حضرت خضر علیہ السلام نے کہا، تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے۔
- حضرت خضر علیہ السلام نے کہا، تم میرے ساتھ رہو لیکن مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کرلیا۔

نوٹ: اساتذہ کتاب کے صفحہ ۸۵ کا دوسرا اور تیسرا پیراگراف کہانی کی طرح پڑھ کر بچّوں کو سنائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ سفر شروع کیا

- سب سے پہلے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک کشتی میں سوار ہوئے۔
- حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی سے اترتے وقت اس میں شگاف ڈال دیا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وعدہ تھا کہ وہ کسی طرح کا سوال نہیں کریں گے، لیکن اُنھوں نے بے اختیار حضرت خضر علیہ السلام سے کہہ دیا کہ کشتی میں سوراخ کر کے آپ لوگوں کو غرق کرنا چاہتے ہیں جو عجیب بات ہے۔
- حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا، میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معافی مانگی کہ اب وہ دخل نہیں دیں گے۔
- آگے چلے تو حضرت خضر علیہ السلام کو ایک لڑکا ملا جسے انھوں نے جان سے مار دیا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر بول اٹھے کہ یہ تو آپ نے غلط حرکت کی۔
- حضرت خضر علیہ السلام نے پھر کہا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔

- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اب کچھ اعتراض کروں تو ساتھ نہ رکھیے گا۔
- دونوں ایک گاؤں میں پہنچے۔ یہاں کسی نے بھی انھیں کھانے پینے کے لیے کچھ نہ دیا۔ وہیں ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اسے دوبارہ تعمیر کردیا اور اجرت بھی نہیں لی۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو معاوضہ لے لیتے کہ کھانے کا کام چلتا۔
- حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ اب میری اور تمھاری جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ میں ہر بات کی وجہ بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔

نوٹ: یہ تمام نکات یاد کروا کر ان پر سوالات کیجیے اور پورا واقعہ بچّوں سے کہانی کے طور پر سنیے۔ پوچھیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پہلا سوال کیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوسرا اور تیسرا سوال کیا تھا؟

حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے تمام کاموں کی وجہ بتائی۔

پہلی وجہ

وہاں کا بادشاہ اچّھی کشتیوں کو چھین لیا کرتا تھا لہٰذا حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی توڑ دی تاکہ بادشاہ اس پر قبضہ نہ کر سکے اور کشتی والوں سے ان کا روزگار نہ چھن جائے۔

دوسری وجہ

اندیشہ تھا کہ مومن ماں باپ کا یہ بچّہ بدکار ہوگا، کہیں وہ انھیں بھی کفر اور سرکشی میں مبتلا نہ کردے اس لیے اسے مار دیا اور دعا کی کہ سعادت مند اولاد پیدا ہو۔

تیسری وجہ

دیوار کی مرمت کی وجہ یہ تھی کہ اس دیوار کے نیچے یتیم لڑکوں کا خزانہ دفن تھا۔ حکم تھا کہ وہ جوان ہو کر یہ خزانہ نکالیں اس لیے گرتی دیوار بنائی گئی۔

نوٹ: حضرت خضر علیہ السلام نے ان میں سے کوئی بھی کام اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے احکامات تھے۔ اوپر دیا ہوا تمام کام زبانی یاد کروائیے اور پھر سنیے۔ مشق کرنے میں آسانی ہوگی۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۸۶ پر دیے ہوئے ۵ ذیلی سوالات کو پہلے زبانی حل کروائیے ، پھر بچّوں سے جوابات کتاب اور کاپی میں لکھوائیے۔

۲۔ پہلے درست جوابات کے ساتھ مشق زبانی حل کروالیجیے ، پھر سارا کام بچّوں کو خود کرنے دیجیے۔

۳۔ یہ کام بچّے یاد کر کے زبانی حل کر چکے ہیں لہٰذا اب اساتذہ مدد نہ کریں۔ بچّے اب اس قابل ہیں کہ یہ مشق وہ خود حل کرسکیں۔

نوٹ: کتاب میں دیا گیا پراجیکٹ اور دوسری سرگرمی بھی مکمل کروائیے۔ یہ زبانی کام ہے۔ امید ہے کہ تمام معلومات حاصل ہونے کے بعد یہ گفتگو عمدہ اور دلچسپ رہے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی ساتھی
- مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلم سلطنت کو سنبھالا ، اسے مضبوط کیا اور اسے وسعت دی۔

ابتدائی زندگی

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مکہ کے قبیلے بنو عدی کے سردار خطاب بن نوفل کے گھر پیدا ہوئے۔
- والدہ کا تعلق بنو مخزوم قبیلے سے تھا اور یہی قبیلہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے والد قریش کے قبیلوں کی نامور شخصیت تھے۔
- وہ قبیلوں کے درمیان صلح کرواتے تھے۔
- اپنے والد کی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی سخت مزاج اور اصول پسند تھے۔
- اس دور کے رواج کے برعکس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔
- تجارت کرتے تھے۔
- روم اور فارس جیسے بڑی سلطنتوں کے بادشاہوں کے درباروں میں مکہ کے سفیر کی حیثیت سے جاتے تھے۔

نوٹ: یہ نکات یاد کروائیے اور زبانی سنیے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خوبیاں

- پُر اثر گفتگو کرنے والے
- لمبے قد والے
- قبیلوں میں صلح کرانے والے
- طاقت ور
- سپاہ گری میں مشہور
- ایک لیڈر کی تمام خوبیاں موجود
- کشتی میں ماہر
- ذہین اور بہادر
- گھڑ سواری کے ماہر
- زور آوری میں زبردست

ایک ذہین انسان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اختلافی معاملات اور مقدموں میں اچھے فیصلے کرتے۔ آپ جو بھی فیصلہ کرتے، تمام فریق اس پر راضی ہوتے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اصولی بات کرتا تو فوراً اسے قبول کر لیتے۔ آپ بہترین گفتگو کرتے۔

سوالات

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں کیا کیا خوبیاں تھیں؟ زبانی بتائیے۔

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بگڑے ہوئے معاملات کا فیصلہ کرنا کس سے سیکھا؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دامنِ اسلام میں

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی تبلیغ کی تو مخالفوں نے ظلم کیے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ شامل تھے۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا تھی کہ عمر ابن خطاب اور عمرو بن ہشام میں سے جو اللہ کو محبوب ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسلام کو مزید قوت اور عزت عطا فرمائے۔
- ۲۷ سال کی عمر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا قصہ

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اسلام کی وجہ سے قریش کے قبیلے بٹ گئے ہیں۔
- اسی غصّے میں ایک دن وہ تلوار اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا (نعوذ باللہ) خاتمہ کرنے چلے۔
- راستہ میں حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ملے ، جو خفیہ طور پر مسلمان ہو چکے تھے۔ مسلمانوں سے متاثر ہونے کے غصّے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انھیں بھی قتل کا ارادہ کر رہے تھے۔
- اتنے میں حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا ، تم مجھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو بعد میں قتل کرنا ، پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمھاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کی بات سنتے ہی اپنی بہن کے گھر کی طرف چل دیے۔
- اس وقت وہاں پر حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات پڑھ رہے تھے۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر سن کر حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چھپ گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا ، تم لوگ کیا کر رہے تھے۔
- انھوں نے کہا ، ہم باتیں کر رہے تھے۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا ، میں سن چکا ہوں کہ تم دونوں مسلمان ہو چکے ہو۔
- اس غصّے میں بہنوئی کو مارا ، بہن بچانے آئیں تو سر پر ایسی چوٹ ماری کہ ان کے سر سے خون بہنا شروع ہو گیا۔
- بہن کا خون دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نرم پڑ گئے۔
- پھر کہا ، تم لوگ جو کچھ پڑھ رہے تھے مجھے بھی سناؤ ، آیات سن کر بہت متاثر ہوئے۔
- کہا، مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلو۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہاتھ میں تلوار لیے دارالارقم گئے۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جا کر اسلام قبول کیا۔
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کی قوت اور اعتماد میں اضافہ ہوا۔
- اس کے بعد مسلمانوں نے خانۂ کعبہ جا کر اعلانیہ نماز پڑھنا شروع کر دی۔

نوٹ: اُوپر دیے گئے تمام نکات یاد کروائیے، بچّوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور قبولِ اسلام کا واقعہ زبانی سنیے۔

سوالات بھی کیجیے تاکہ اچّھی طرح یاد ہوجائے۔

ہجرتِ مدینہ

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بہت بہادر تھے۔ انھوں نے اپنی ہجرت کے فیصلے کو کفارِ مکہ کے ڈر کی وجہ سے چھپایا نہیں بلکہ اس بات کا اعلان حرمِ کعبہ میں کھڑے ہو کر کیا تاکہ سب کو معلوم ہو جائے اور کہا کہ جو کوئی ہجرت کی مخالفت کرنا چاہتا ہے، وہ حدودِ حرم کے باہر آ کر مقابلہ کرلے۔
- اسلام قبول کرنے کے بعد اُن کے مزاج میں تبدیلی آئی تھی اور طبیعت کی سختی نرمی میں تبدیل ہوگئی اور وہ سادہ زندگی گزارنے لگے۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبّت اور عقیدت کے باعث ہر کڑے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُن کے مشیر رہے۔
- ریاست مدینہ کے خلاف ہونے والی بغاوتوں اور جھوٹے نبیوں کے فتنوں کو کچلنے کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حکمتِ عملی اور سیاسی سوجھ بوجھ اور مشوروں نے اہم کردار ادا کیا۔

نوٹ: یہ نکات ذہن نشین کروائیے۔

عہدِ خلافت

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو اسلامی ریاست کو وسعت ملی، نئے علاقے قبضے میں آئے۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلامی ریاست کے زیرِ انتظام علاقوں کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کیا۔
- تین صوبے فارس کے الگ تھے۔
- ہر صوبے کا انتظام گورنر کے پاس تھا۔

- آرمی چیف، پولیس چیف، چیف سیکریٹری، افسر بیت المال اور قاضی جیسے اعلیٰ عہدیداروں کا تقرر کیا۔
- ٹیکسوں اور جیل خانوں کا نظام عمل میں لایا گیا۔
- زمینداری کے نظام میں اصلاحات کیں۔
- آبپاشی کا نظام بہتر بنایا۔
- قحط کے دنوں میں خوراک کا انتظام کیا۔ ایک بڑی خوفناک بیماری طاعون پر، جو چوہوں کی وجہ سے ہوتی ہے، پانے کے اقدامات کیے۔
- فوجی چھاؤنیاں بنائیں۔
- خبر رسانی اور پرچہ نویسی کا نظام قائم کیا۔
- قرآنی آیات کو رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے مطابق ترتیب دیا۔

ان سب نکات کو یاد کروائیے:

فتوحات

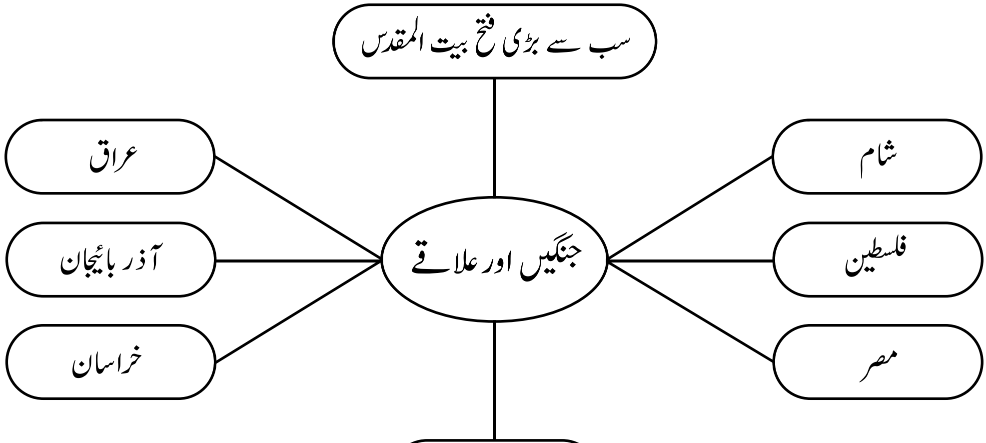

بیت المقدس فتح ہونے کے بعد یہاں کے باشندوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلا کر خود اُن کے ساتھ صلح کا معاہدہ تیار کیا۔ اس طرح وہاں کے عیسائیوں اور یہودیوں سے صلح کا معاہدہ ہوا۔

یہ تمام نکات زبانی یاد کروائیے۔ فلو چارٹ بورڈ پر بنا کر بچّوں سے کاپی میں نقل کروائیے۔

شہادت

اسلام دشمن لوگ ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنی ناکامیوں کا اصل سبب سمجھ کر شہید کرنا چاہتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر ۲۷ ذوالحجہ ۲۳ھ کی صبح اس وقت قاتلانہ حملہ کیا گیا جب آپ مسجدِ نبوی میں نمازِ فجر کی امامت فرما رہے تھے۔ ایک مجوسی غلام ابولولو فیروز نے تیز خنجر سے حملہ کیا اور فرار ہوا۔ راستے میں لوگوں نے اس کا پیچھا کیا اور وہ پکڑا گیا لیکن اس نے خود کو ہلاک کر لیا۔ آپ کو مسجد نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

تمام نکات زبانی یاد کروایئے۔ سوالات زبانی پوچھیے اور جوابات سنیے۔

بچّوں سے سوال کریں کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو کیسا پاتے ہیں اور انھیں سبق میں بتائی گئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کون کون سی باتیں یاد ہوئیں؟

مشق

کتاب کے صفحہ ۹۲ اور ۹۳ پر دی گئی مشق مکمل کروایئے۔

۱۔ تمام ذیلی سوالات کے جوابات زبانی سنیے۔ اس کے بعد طالب علموں کو موقع دیں کہ وہ خود جوابات تحریر کریں۔

۲۔ جملے مکمل کیجیے۔

یہ نسبتاً طویل جملے ہیں ، شاید بچّوں کو یاد نہ رہے ہوں۔ یہاں انھیں اجازت دیجیے کہ وہ پُر کرنے والے جملے یا الفاظ کتاب سے ڈھونڈیں ، اساتذہ کو دکھائیں ، درست ہوں تو جملوں میں پُر کریں۔

۳۔ یہاں بچّوں کو خود اپنی عقل استعمال کرنے دیجیے۔ پہلے یہ مشق زبانی کروایئے پھر صحیح اور غلط کے نشانات لگوایئے۔

۴۔ سوال نسبتاً مشکل ہے۔ زبانی جواب اخذ کروا کر لکھوایئے۔ کن کاموں نے انھیں ایک زبردست خلیفہ منوایا؟

۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا نام نہ یاد ہو تو بچے خود کتاب کے سبق سے ڈھونڈ کر لکھیں۔

۶۔ اصلاحات لکھوایئے۔ پہلے زبانی کروایئے۔ یاد نہ ہونے پر کتاب سے ڈھونڈ کر لکھنے کی اجازت دیجیے۔

خبردار !

جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

- مزارِ قائد کے گرد رنگ بدلتے بیضوی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ بآسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے بالائی اور زیریں حصّے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'Rub Here' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصّے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جِلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان
ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)
ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com.pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔